مسلسل اشاعت کے ۵۲۴ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۳۰ جلد ۱۸ | ربیع الاول ۱۴۳۵ جنوری 2014

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مہرِ دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کا خاندان

مجلس تحفظ ختم نبوۃ ساؤتھ ڈبی کا اجلاس عام

سپریم کونسل قائم کرنے کا اعلان

حضرت حبیب بن زید الانصاریؓ

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں

فتنہ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

کلمۃ الیوم		
سپریم کونسل قائم کرنے کا اعلان	مولانا اللہ وسایا	3
حضرت مولانا شمس الرحمٰن معاویہؒ کی شہادت	//	5
مقالات ومضامین		
رحمت دو عالم ﷺ اور آپ کا خاندان	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی	6
حضرت حبیبؓ بن زید انصاری	حافظ محمد انس	10
شب بیدار مسلمان کا اللہ رب العزت کے ہاں مقام	مولانا محمد طارق	12
معارف خطبہ نکاح (آخری قسط)	مولانا محمد یوسف خان	15
شخصیات		
پروفیسر محمد الیاس برنی (قسط نمبر1)	ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی	19
آہ! شیخ الکل...... حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی	مولانا اللہ وسایا	24
فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد سعید میانویؒ	مولانا قاضی محمد ضیاء الحق	27
ردقادیانیت		
قادیانیت کی مختصر تاریخ (قسط نمبر4)	جناب ارشد سراج الدین	30
احتساب قادیانیت جلد ۵۲ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	34
فتنہ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات (قسط نمبر3)	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	38
مرزائیت اور عقیدہ توحید	مولانا غلام رسول دین پوری	40
متفرقات		
مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	45
پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں	عبدالعزیز انجم	46
سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کے مسلمان ہونے والی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد اقبال	49
تبصرہ کتب	ادارہ	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم!

’’سپریم کونسل‘‘ قائم کرنے کا اعلان!

۵؍دسمبر ۲۰۱۳ء جمعرات صبح دس بجے جامع مسجد پرانا قلعہ راولپنڈی میں امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی صدارت میں وفاق المدارس کی دعوت پر ملک گیر علماء کرام اور دینی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، اہل سنت والجماعت، جمعیت اشاعت التوحید، مجلس احرار اسلام، تحریک خدام اہل سنت، اتحاد اہل سنت اور تمام بڑے مدارس اور تنظیموں کے سربراہان اور نمائندگان نے شرکت کی۔ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں قائد انقلاب اسلامی مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا اشرف علی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا قاضی عبدالرشید، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا اورنگزیب فاروقی، مولانا ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر، مولانا اللہ وسایا، مولانا حافظ فضل الرحیم، مولانا ارشاد احمد کبیر والا، مولانا انوار الحق، مولانا سعید یوسف، مولانا سید عدنان کاکا خیل، مولانا مفتی محمد جامعہ الرشید، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا عبیداللہ خالد، مولانا قاری محمد ابوبکر جہلم، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا محمود الحسن اشرف، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا گل نصیب خان، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا رشید اشرف، مولانا راحت علی ہاشمی، مولانا امداد اللہ، مولانا مفتی محمد طیب، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالمجید، مولانا گلزار قاسمی، مولانا محمد ابراہیم، مولانا زبیر صدیقی، مولانا قاضی نثار، مولانا محمد ادریس کنڈیارو، مولانا قاری مہر اللہ، مولانا فیض محمد، مولانا مفتی صلاح الدین، قاری خلیق داد عثمان، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا عبدالغفار، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر فاروقی، مفتی عبدالرحمٰن، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا پیر اویس عزیز ہزاروی، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا زاہد وسیم اور مفتی امان اللہ و دیگر علمائے کرام اور تاجر رہنما جناب شرجیل نے شرکت کی۔

اجلاس میں سانحہ تعلیم القرآن راولپنڈی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور یوم عاشورہ پر پیش آنے والے اس سانحے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے باہمی اتفاق رائے سے سپریم کونسل بنانے کا بھی فیصلہ کیا۔ سپریم کمیٹی دیوبندی مکتب فکر کے رہنماؤں جید علمائے کرام سے رابطے کرکے متفقہ طور پر حکمت عملی مرتب کرے گی۔ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ اس کونسل کے سربراہ ہوں گے۔

اجلاس میں کہا گیا کہ سانحہ راولپنڈی افسوسناک ہے۔ حکومت متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے کردار ادا کرے۔ اجلاس میں کمیشن کی رپورٹ جلد مکمل اور ذمہ داروں کا تعین کرکے ان کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جمعیت علمائے اسلام ف کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لئے پنجاب حکومت کو اقدامات کرنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سانحہ کے حوالے سے جو بھی اقدامات کرے اس پر پوری قومی قیادت کو اعتماد میں لیا جائے۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ عالمی قوتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے ان کے مابین تصادم اور نفرتیں پیدا کرنے کی سازش میں مصروف ہیں۔ امت مسلمہ اور پاکستانی قوم فرقہ وارانہ جھگڑوں کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ راولپنڈی کے دلخراش سانحہ کے بعد ملک بھر میں شدید ردعمل کو روکنے کے لئے علمائے کرام اور مذہبی رہنماؤں نے جس تدبر اور حکمت عملی سے کام لیا وہ قابل ستائش ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ پاکستان کو اس وقت صلیبی دہشت گردی کا سامنا ہے۔ امریکی ڈرون حملے شہروں تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا راستہ نہیں روکا جارہا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس وقت پورا ملک حالت جنگ میں ہے اور قوم کو یکجہتی کی ضرورت ہے۔ قوم کو متحد ہوکر تمام سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ وفاق المدارس کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ حکومت پنجاب اس واقعہ کے ذمہ دار حملہ آوروں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جن پولیس افسران کو معطل کیا گیا۔ ان کے خلاف فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے سفارشات کی روشنی میں غفلت برتنے پر کارروائی بھی ہونی چاہئے کہ حکومت کی جانب سے سانحہ راولپنڈی کی تحقیقات کے لئے بنایا گیا۔ کمیشن محض روایتی نہیں بلکہ عملی ہونا چاہئے۔ سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ کراچی کے حالات خراب کرنے میں بلیک واٹر ملوث ہے جو ٹارگٹ کلنگ اور دہشت گردی کررہی ہے۔

اس اجلاس میں مولانا محمد الیاس گھمن نے بھی اجلاس کے شرکاء سے خطاب کیا اور مختصر وقت میں اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو پیش آمدہ مسائل کے لئے جید اور مستند علماء پر مشتمل فقہی بورڈ بنادیا جائے اور اس بورڈ کی رائے پورے مسلک کی رائے شمار ہو۔ مختلف مسلکی اور نظریاتی تنظیمات کا ایک ایک فرد لے کر ایک مشاورتی بورڈ بنایا جائے تاکہ ہر تنظیم اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اس انداز میں کام کرے کہ باہمی تصادم کی نوبت نہ آئے اور بورڈ کو جمعیت علماء اسلام اور وفاق المدارس کے زیرنگرانی کردیا جائے اور اس نگران بورڈ کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تنظیمات کو پابند بنایا جائے۔ موجودہ صورتحال میں مسلک دیوبند کو متحد کرنے کے لئے تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ہی میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق اور صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا سلیم اللہ خان اور صدر دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانی، مدظلہم کی سرپرستی اور نگرانی میں ایک اجلاس طلب کیا جائے اور مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب قاسمیؒ، مولانا قاضی نور محمدؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ نے جس تحریر پر دستخط فرمائے تھے۔ اسی پر دستخط کرنے کے لئے فریقین کو پابند کیا جائے۔ نظام تعلیم کو مضبوط اور محفوظ رکھنے کے لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان جبکہ ملک میں نظام شریعت کو نافذ کرنے کے لئے جمعیت علماء اسلام کو مضبوط بنایا جائے اور الیکشن کے دنوں میں متفق اور متحد ہوکر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ

فارم پر الیکشن لڑا جائے اور اسمبلی اور سینیٹ میں مؤثر کردار ادا کیا جائے۔ تمام تر دینی وسیاسی معاملات میں قیادت پر مکمل اعتماد کیا جائے اور کچھ اختلاف رائے بھی ہو تو اس کا اظہار سٹیجوں پر نہ کیا جائے۔

اجلاس کے بعد متفقہ اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ راولپنڈی کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے، فرقہ وارانہ کشیدگی کے سدباب کے لئے مؤثر قانون سازی اور تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کو منظر عام پر لانے کے لئے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات کئے جائیں۔ حکومت پنجاب اپنے وعدوں پر عمل درآمد کو ہر صورت یقینی بنائے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے اور تمام مکاتب فکر کی مذہبی رسومات کے لئے حدود کا ازسرنو تعین کیا جائے۔ تاکہ گنجان آباد علاقوں میں کوئی تصادم کی فضا نہ بن سکے۔ مسجد دارالعلوم تعلیم القرآن اور متاثرہ مارکیٹ کی مقررہ شیڈول میں تعمیر کو یقینی بنایا جائے۔ کمیشن میں شہادتیں دینے کی تاریخ میں توسیع کی جائے۔ سانحہ کے بعد پولیس افسران کی معطلی کافی نہیں بلکہ ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اڑھائی بجے مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مولانا شمس الرحمٰن معاویہ شہیدؒ کی شہادت

۶/نومبر ۲۰۱۳ء راوی روڈ لاہور بتی چوک رنگ روڈ کے انٹرچینج پر پہلے سے گھات لگائے موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے اہل سنت والجماعت پنجاب کے صدر مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کو شہید کر دیا۔ مولانا جمعہ پڑھا کر گھر جا رہے تھے کہ آپ کی گاڑی پر بے دردانہ وحشیانہ فائرنگ کی گئی جس کے نتیجہ میں آپ موقع پر جاں بحق ہوگئے: ’’انا للہ وانا الیہ راجعون‘‘ مولانا شمس الرحمٰن معاویہ بہت ہی معتدل مزاج اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ اختلاف رائے کے باوجود جب بھی ملتے خندہ پیشانی سے دل موہ لیتے۔ جوانی میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مقبولیت کے بام عروج پر پہنچا دیا تھا۔ ۵/دسمبر کو جامعہ تعلیم القرآن پرانا قلعہ میں وفاق المدارس کے تحت اپنے مسلک کے نمائندہ اجتماع میں تشریف لائے جو سانحہ راولپنڈی پر غور وخوض کے لئے منعقد ہوا تھا۔ کسے کیا معلوم تھا کہ اجلاس سے جاتے ہی چوبیس گھنٹوں میں خود بربریت کا شکار ہو جائیں گے۔ فرقہ واریت کے عفریت نے جو دہشت پھیلائی ہے۔ اب مختلف اندرون وبیرون کی ایجنسیاں اس میں برابر اپنی کارروائیوں سے ملک عزیز کے امن کو آگ لگا رہی ہیں۔ شیعہ، سنی تنازعہ کی آڑ میں ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ دو دن قبل شیعہ مکتب فکر کے رہنما کراچی میں اور اب اہل سنت کے رہنما لاہور میں بربریت کا نشانہ بنے۔ آخر یہ سلسلہ کہاں پر جا کر رکے گا۔ اس بدامنی اور اذیت کی کیفیت نے پوری پاکستانی قوم کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا صرف اور صرف حل یہ ہے کہ:

نمبر۱...... آج تک سرکاری ونیم سرکاری اور پرائیویٹ سطح پر جن جن پلیٹ فارموں پر اہل سنت واہل تشیع کے نمائندگان نے اتحاد کے لئے جو جو فارمولے طے کئے ان کی روشنی میں حکومت قانون سازی کرے۔

نمبر۲...... جیسے ماضی قریب میں ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم سے تمام مکاتب فکر نے مشترکہ مثبت پیغام اور ماحول قوم کو دیا۔ اب بھی دونوں فریق اپنے اپنے بڑوں کے اس طرز عمل کو مشعل راہ بنائیں تاکہ یہ ملک قتل وغارت کی آگ سے چھٹکارہ حاصل کر سکے۔ کیا طوطی کی اس آواز کو درخور اعتناء سمجھا جائے گا؟

رحمت دو عالم ﷺ اور آپ ﷺ کا خاندان!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

رحمت عالم ﷺ کے جد امجد جناب عبدالمطلب کو اللہ پاک نے دس بیٹے عطاء فرمائے اور چھ بیٹیاں۔ بیٹوں کے نام العباس، حمزہ، عبداللہ، ابوطالب (جن کا نام عبدمناف تھا) زبیر، حارث، حجلد، المقوم، ضرار، ابولہب (جس کا نام عبدالعزیٰ تھا) بیٹیوں (حضور کی پھوپھیوں کے نام) صفیہؓ، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، امیمہ، اروی، برہ۔ رحمت عالم ﷺ کے والد محترم جناب عبداللہ، جناب ابوطالب، جناب زبیر ایک والدہ سے تھے۔ جن کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران تھا۔ سردار دو عالم ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ابن کعب ابن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر تھا۔ حضور ﷺ تمام اولاد آدم میں حسب ونسب کے اعتبار سے اشرف وافضل ہیں۔ والد اور والدہ دونوں طرف سے شرافت، کرامت اور عظمت کے اعتبار سے لائق وفائق۔

جناب ابن اسحاق اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ جناب عبدالمطلب نے منت مانی کہ اگر اللہ پاک نے انہیں دس بیٹے دیئے تو ایک بیٹے کو اللہ کے لئے قربان کریں گے جب آپ کے دس بیٹے جوان ہوئے تو آپ نے اپنی نذر کا تذکرہ اپنے بیٹوں سے کیا۔ تمام بیٹوں نے نذر پوری کرنے کا کہا۔ قرعہ اندازی کی گئی تو سرور دو عالم ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ کا نام قرعہ اندازی میں آیا۔ دوبارہ اور سہ بارہ بھی قرعہ اندازی میں جناب حضرت عبداللہ کا نام آیا تو جناب عبدالمطلب قربانی کے لئے تیار ہو گئے تو قریش میں کہرام بپا ہو گیا۔ قریش نے کہا کہ ہمارے جیتے جی عبداللہ کو ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ آپ مالی طور پر جو فدیہ لینا چاہیں ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ قریش نے کہا کہ حجاز میں ایک نجاح نامی کاہنہ رہتی ہے۔ اس سے ملاقات کر کے اس کی رائے لے لیں۔ تو جناب عبدالمطلب مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ معلوم ہوا کہ وہ خیبر گئی ہوئی ہے تو خیبر تشریف لے گئے۔ تو اس نے کہا کہ آپ کل آئیں۔ دوسرے دن گئے تو اس نے پوچھا کہ تمہارے ہاں دیت کتنے اونٹ ہیں؟ بتلایا گیا کہ دس اونٹ۔ تو اس نے کہا کہ آپ لوگ اپنے شہر واپس جائیں۔ دس اونٹ اور جناب حضرت عبداللہ میں قرعہ اندازی کریں اور اونٹوں کی تعداد بڑھاتے جائیں۔ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو جناب عبدالمطلب مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے۔ دس اونٹوں اور عبداللہ میں قرعہ اندازی کی تو جناب عبداللہ کا نام نکلا۔ اونٹوں کی تعداد بڑھاتے گئے یہاں تک کہ سو اونٹ اور جناب عبداللہ میں اونٹوں کے نام قرعہ نکلا تو سو اونٹ قربان کئے گئے اور جناب عبداللہ کو اللہ پاک نے محفوظ فرمالیا۔

جناب عبداللہ کا حضرت آمنہ بی بی سے نکاح

واقعہ قرعہ اندازی کے بعد حضرت عبدالمطلب، وہب بن عبدمناف بن زہرہ کے پاس تشریف لائے۔
جناب وہب بن زہرہ کے نسب اور شرافت کے اعتبار سے اپنے قبیلہ کے سردار اور سید تھے۔ ان سے حضرت آمنہ ؓ کا

رشتہ طلب کیا جو قریش میں ہر اعتبار سے افضل ترین خاتون تھیں۔ حضرت آمنہؓ سے نکاح سے قبل ورقہ بن نوفل کی بہن نے نکاح کی پیشکش کی تو حضرت آمنہؓ سے نکاح کے بعد جناب عبداللہ مذکورہ بالا خاتون کے ہاں تشریف لے گئے اور پیشکش یاد دلائی تو اس خاتون نے کہا کہ اب وہ نور منتقل ہو چکا ہے۔ لہٰذا اپنی پیشکش واپس لے لی۔ کیونکہ اس خاتون نے اپنے بھائی ورقہ سے سن رکھا تھا جو عیسائی ہو گئے تھے اور تورۃ وانجیل کے بڑے عالم تھے کہ بنو اسماعیل میں ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے۔ اس خاتون کا نام ام اقبال بنت نوفل تھا۔ (سیرت ابن اسحاق ص۹۳)

نیز اس عورت نے کہا خدا کی قسم میں بدکار عورت نہیں ہوں بلکہ میں نے تمہارے چہرے پر ایک نور دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ وہ نور مجھ میں آجائے مگر اللہ کی مرضی یہ نہیں تھی۔ بلکہ جہاں اس نے چاہا وہ نور بھیج دیا۔ تم اپنی بیوی کو خوشخبری دو کہ دنیا کا بہترین انسان اس کے پیٹ میں ہے۔ (سیرت حلبیہ اردو ص۱۲۰)

ابن زہریؒ حضرت آمنہؓ کی روایت سے بیان فرماتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ''وہ میرے پیٹ میں تھے مگر مجھے اس حمل سے پیدائش تک کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔'' (سیرت حلبیہ ج۱ ص۱۵۹)

دوران حمل کی کیفیات

حضرت آمنہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں: ''مجھے اس کا احساس ہی نہیں ہوا کہ آنحضرت ﷺ میرے پیٹ میں ہیں نہ مجھے کوئی بوجھ اور تھکن محسوس ہوئی جیسا کہ عام طور پر عورتیں حمل کے دنوں محسوس کیا کرتی ہیں۔ ہاں مجھے ماہواری کے رک جانے سے گرانی ہوئی۔'' نیز حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ ایام حمل میں اونگھ رہی تھی کہ ایک شخص نے مجھے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم اپنے شکم میں اس امت کے سردار اور نبی کو اٹھائے ہوئے ہو۔ جب پیدائش کا وقت قریب آیا تو پھر وہی شخص آیا اور اس نے کہا کہ جب بچے کی پیدائش ہو تو یہ کہنا: ''اعیذہ بالواحد ...... من شر کل حاسد ''یعنی میں اس بچے کے لئے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں ہر حسد کرنے والے کے شر اور برائی سے۔ اور پھر فرمایا کہ تم اس کا نام محمد رکھنا۔ نیز فرمایا کہ اس کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک نور نکلے گا جس کے ساتھ شام میں بصریٰ کے محلات نظر آئیں گے۔

خواب میں بشارت

حضرت آمنہ بیان کرتی ہیں کہ جب میرے حمل کو چھ مہینے گزر گئے تو میرے پاس خوابوں میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: ''اے آمنہ تم سارے جہانوں کے بہترین شخص کو حمل کی صورت میں حاصل کر چکی ہو جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو۔''

زہریؒ فرماتے ہیں کہ حاکم نے یہ روایت بیان کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے کہ صحابہ کرام نے رحمت دو عالم ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ ہمیں اپنے متعلق کچھ ارشادات فرمایئے۔ فرمایا: ''انا دعوۃ ابی ابراھیم وبشارۃ اخی عیسیٰ ورویاہ امی ''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی اماں کے خواب کا مصداق ہوں۔ میری پیدائش کے وقت میری اماں نے دیکھا کہ گویا ان سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام میں بصریٰ کے محلات روشن ہو گئے۔

سال ولادت خوشی اور آسودگی کا سال

جس سال رحمت عالم ﷺ اپنی والدہ محترمہ کے پیٹ میں آئے اس کو فتح اور خوشی کا سال بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ قریش اس سے پہلے میں سخت خشک سالی اور تنگی میں مبتلا تھے۔ مگر اس سال زمینیں سرسبز وشادات ہوگئیں اور درخت پھلوں سے ڈھک گئے۔ (غرض اس سال میں قریش کو ہر طرف سے آسودگی اور عیش نصیب ہوا۔)

حضرت عبداللہ کی رحلت

آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد جناب عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے والد محترم ایک تجارتی قافلہ سے واپسی پر بیمار ہوگئے اور قافلہ والوں سے کہا کہ مجھے یثرب چھوڑ دو۔ بیماری لمبی ہوئی اور حضرت عبداللہ مدینہ طیبہ میں انتقال فرما گئے۔ جب قافلہ مکہ مکرمہ پہنچا تو جناب عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کو قافلہ کے ساتھ نہ پا کر دریافت کیا کہ عبداللہ؟ تو انہیں بتایا گیا کہ وہ بیمار ہوکر مدینہ طیبہ ٹھہر گئے تو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بڑے فرزند جناب حارث کو بھیجا کہ وہ عبداللہ کو لے کر آئیں۔ جب حضرت حارث مدینہ طیبہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ فوت ہوچکے ہیں۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔

رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ: ۱...... رحمت عالم ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ ۲...... حضور ﷺ مختون پیدا ہوئے۔ ۳...... رحمت عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت جسم پر کوئی آلائش نہ تھی۔ ۴...... ولادت کے بعد آپ کی مٹھی بند تھی اور شہادت کی انگلی اوپر کو اٹھی ہوئی تھی گویا آپ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کررہے ہیں۔ ۵...... پیدائش کے بعد آپ حالت سجدہ میں چلے گئے۔ ۶...... ابن سعد نے روایت کی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو پورا جہاں جگمگا اٹھا اور شام کے محلات نظر آنے لگے۔ ۷...... آپ کی ولادت باسعادت صبح تہجد کے وقت ہوئی۔

آپ کی ولادت باسعادت عام الفیل (جس سال ابرہہ نے بیت اللہ پر حملہ کیا۔) ربیع الاول کے ماہ مبارک میں ہوئی۔ تاریخ ولادت میں مختلف اقوال ہیں۔ ۸/ربیع الاول یا ۹/ربیع الاول یا ۱۲/ربیع الاول، علامہ شبلی نعمانیؒ نے ''سیرت النبی'' میں ۹/ربیع الاول کو ترجیح دی ہے جبکہ عام مشہور ہے کہ آپ ۱۲/ربیع الاول میں تشریف لائے۔ اس زمانہ میں تاریخ پیدائش لکھنے کا دستور نہیں تھا۔ اس لئے روایات میں اختلاف ہے۔ صحیح کیا ہے؟ واللہ اعلم!

ولادت کے وقت عجائبات

جناب عبدالمطلب جو کعبہ شریف کا طواف کررہے تھے کو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی اطلاع ملی تو آپ حضرت آمنہؓ کے ہاں تشریف لائے تو حضرت آمنہؓ نے کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عجیب وغریب بیٹا عطا فرمایا۔ پوچھا کہ کامل انسان نہیں؟...... جواب دیا صحیح الاعضاء ہے لیکن پیدائش کے بعد وہ سجدے کی حالت میں تھے اور انہوں نے سر اٹھایا تو انگلیاں آسمان کی طرف اٹھائیں۔ جناب عبدالمطلب اس پر حیران ہوئے اور آپ کو کعبہ شریف کا طواف کردیا۔ اور آپ کے چہرے مبارک کی خوبصورتی سے بہت متاثر ہوئے۔

ولادت کے وقت عالمی حالات

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت مکہ مکرمہ میں زلزلہ آیا اور تین دن، تین رات رہا۔ کسریٰ فارس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے جو اس طرف اشارہ تھا کہ کسریٰ کی حکومت قریب الاختتام ہے۔ فارس کا آتشکدہ جو سالہا سال سے روشن چلا آرہا تھا بجھ گیا۔ بیت اللہ شریف میں موجود تین سو بت اوندھے ہو گئے۔

اس طرح کے بے شمار واقعات اس طرف اشارہ تھے کہ اب بتوں کا دور دورہ ختم ہونے والا ہے۔ اب کسریٰ فارس کی حکومت بھی قریب الاختتام ہے۔ اب آگ کی پرستش کا دور ختم ہو کر اللہ پاک واحد کی عبادت کا دور آنے والا ہے۔ اب غیر اللہ کی پرستش بھی نہیں ہوگی۔ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہوگی۔

یہ مضمون سیرت ابن اسحاق، سیرت حلبیہ اردو سے تلخیص کیا گیا ہے۔

ملک وال میں ختم نبوت کانفرنس

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ نومبر ۲۰۱۳ء بعد نماز عشاء میلاد چوک نزد ریلوے سٹیشن ملک وال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت ضلعی امیر قاری عبدالواحد نے کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

ان عقل کے اندھوں الٹا نظر آتا ہے۔ مجنون نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی شائع ہونے کے بعد کتنے مسلمان مرزائی بنے؟ بتائے جماعت مرزائیہ کا لاٹ پادری مرزا مسرور۔ یہ بات شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۶ نومبر بروز بدھ کو ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی۔ مزید کہا ہمارے پاس بہت بڑی تعداد کی پوری فائلیں ہیں۔ نام ولدیت قوم علاقہ تحصیل ضلع ایک ایک کو بتلا سکتے ہیں کہ انہوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے۔ مرزائی پہلے چیلنج کرتے تھے کہ اگر کارروائی منظر عام پر آتی تو آدھا پاکستان مرزائی بن جاتا۔ لیکن اب مرزائی منہ چھپائے پھر رہے ہیں۔

شان قرآن کانفرنس رجانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۲۶ نومبر منگل کو جامعہ امداد العلوم پیر محل روڈ رجانہ میں اساتذہ وطلباء کرام سے خطاب کیا اور کہا اس پرفتن دور میں مساجد و مدارس سے تعلق قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم حفاظت ایمان کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ محنت وشوق ولگن دل جمعی سے دین محمدیؐ کے پورے وارث بنو۔ اس پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار حلقہ رجانہ کے امیر قاری عمران حسین ناصر اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب بھی موجود تھے۔

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری!

حافظ محمد انس!

حضرت حبیب بن زید کا نام ونسب اس طرح ہے۔ حبیب بن زید بن عاصم بن کعب بن عمر بن عوف بن مبذول بن عمرو بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔

حضرت حبیبؓ بن زید انصاری اس جلیل القدر ماں کے صاحبزادے ہیں جن کے متعلق خود سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا تھا ''میں جنگ احد میں ام عمارہؓ کو برابر اپنے دائیں بائیں لڑتے دیکھتا تھا۔'' اور خود آقا ﷺ نے جن کے متعلق دعا کی تھی: ''یا اللہ ام عمارہؓ کو جنت میں میرے ساتھ رکھنا۔''

حضرت حبیبؓ نے اسی شجاع ماں کا دودھ پیا تھا۔ ان کی ہی گود میں پرورش پائی تھی۔ جنگ احد میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ اپنی بہادر ماں ام عمارہؓ اور اپنے بھائی عبداللہؓ کے ساتھ مل کر شریک ہوئے اور آخر تک ثابت قدمی کے ساتھ لڑتے رہے۔

سرکار دو عالم ﷺ کی زندگی مبارکہ کے آخری دنوں میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنی طرف بلانے لگا۔ سرکار دو عالم ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ اس نے خط لکھا تھا: ''مسیلمہ رسول خدا کی طرف سے محمد رسول خدا کے نام! ...... السلام علیک! میں آپ کی رسالت میں شریک ہوا۔ نصف ملک میرا۔ نصف قریش کا۔ لیکن قریش ایک زیادتی پسند قوم ہے۔''

حضور اکرم رحمت عالم ﷺ نے اس کا یہ جواب لکھا: ''محمد رسول اللہ کا خط مسیلمہ کذاب کے نام ...... جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلام ہو اس کے بعد تجھ کو معلوم ہو کہ ملک اللہ کا ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور آخرت کی بہتری پرہیزگاروں کے لئے ہے۔''

اس خط کو مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجنے کے کچھ عرصہ بعد سرکار دو عالم ﷺ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ مسیلمہ کذاب کا فتنہ خوب پھیل گیا اور اس نے اپنی جھوٹی نبوت کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا شروع کردیا اور تقریباً چالیس ہزار عرب جنگجوؤں کو مرتد کر کے اپنے ساتھ ملالیا۔ اس کذاب نے ہر کسی کو اپنا بنانے کی کوشش کی۔ جو کوئی اس کی بات نہ مانتا اس پر یہ طرح طرح کے ظلم کراتا تھا۔

حضرت حبیب بن زید عمان سے مدینہ آرہے تھے۔ راستے میں اس بدبخت کے ہاتھ لگ گئے۔ اس نے سب سے پہلے حضرت حبیبؓ سے یہی سوال کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے تمہارا کیا خیال ہے۔ حضرت حبیبؓ نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ مسیلمہ بولا کہ تم کہو مسیلمہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ حضرت حبیبؓ نے نہایت ہی حقارت سے اس کی بات ٹھکرادی۔ اس نے غصہ میں آکر تلوار اٹھائی۔ حضرت حبیبؓ کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا اور بولا اب بتاؤ میری بات مانو گے۔ حضرت حبیبؓ نے پھر اس کی بات کا رد کیا۔ اس ظالم نے آپ کا دوسرا ہاتھ شہید کر ڈالا

اور بولا اب میری رسالت کا اقرار کرو۔ لیکن حضرت حبیبؓ نے اعتماد کی آواز میں جواب عطا فرمایا: ''اشھد ان محمد رسول اللّٰہ '' یہ سننا تھا کہ اس ملعون نے غضب میں آکر دیوانہ وار حضرت حبیب بن زیدؓ کا ایک ایک عضو کاٹنا شروع کر دیا۔

قارئین کرام! تصور میں لائیے تھوڑا اس منظر کو، جب وہ ایک عضو کاٹتا۔ وہ عضو تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو جاتا پھر وہ قہقہے لگاتا ہوا دوسرے عضو کو کاٹتا۔ اس طرح کر کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرا کے اپنی جان حضرت حبیبؓ نے آقا ﷺ کی عزت وناموس پر قربان کی۔ لیکن دنیا کے لئے یہ پیغام چھوڑ کر گئے ہیں۔ سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس پر سودا نہیں کیا جاسکتا۔ جب آپ کی والدہ حضرت ام عمارہؓ کو آپ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ نے اپنے بیٹے کی بہادری واستقامت پر اللہ کا شکر ادا کیا: ''رحمت اللّٰہ تعالیٰ رحمة واسعة''

آخر میں دعا ہے کہ رب لم یزل جو دونوں جہانوں کا مالک ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشنے والا ہے کہ اللہ رب العزت اس مختصر سی زندگی میں سرکار دو عالم ﷺ کی عزت وناموس پر اپنا سب کچھ قربان کرانے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم کو بلند ہمتی سے نوازے: ''وما ذالك على اللّٰہ العزیز''

ضروری بات!

قارئین کرام میں سے اکثر نے یہ سوال سنا ہوگا کہ قادیانیوں کو سلام کرنا کیوں ٹھیک نہیں ہے؟:

جواب نمبر۱...... اس کا عام تو یہی جواب دیا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کا شعائر اسلام کو استعمال کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔

جواب نمبر۲...... یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اس خط مبارک سے اندازہ لگایئے جس میں رسول اکرم ﷺ نے مسیلمہ کذاب کے خط کے جواب میں اس کو یہ نہیں کہا کہ السلام علیک بلکہ یہ فرمایا سلام اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ گویا کہ کافروں کے لئے کوئی سلامتی کی دعا نہیں ہے۔ قربان جائیے نبوت کے کلام مبارک پر آج سے کئی صدیاں پہلے یہ خط اور اس خط میں آج کے اعتراض کا جواب: ''اللّٰہ اکبر، ولذکر اللّٰہ اکبر، ورضوان من اللّٰہ اکبر''

شان فاروقؓ وحسینؓ کانفرنس کمالیہ

۱...... منکرین رسالت، ۲...... منکرین قرآن، ۳...... منکرین حدیث، ۴...... منکرین عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ چاروں فتنے ساڑھے چودہ سو سال قبل سے چلے آرہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے یکم محرم الحرام کو جامع مسجد نیم والی کمالیہ ضلع ٹوبہ میں شان فاروقؓ وحسینؓ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ان چار فتنوں اور دیگر فتنوں کی سرکوبی کے لئے اہل حق نے اپنے قلم جسم وجان مال ومتاع کے ذریعے ہر فتنہ کی عیاری ومکاری سے بے خوف وخطر امت کو آگاہ کر دیا۔ اس کانفرنس سے مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ اور مولانا عمر حیدری نے بھی عوام سے خطاب کیا۔ صدر مجلس حضرت پیر جی خلیق الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کمالیہ اور ناظم نشر واشاعت حافظ عمران حیدری ودیگر علماء کرام موجود تھے۔

شب بیدار مسلمان کا اللہ رب العزت کے ہاں مقام!

مولانا محمد طارق!

راتوں کو اُٹھ کر کے اللہ کو یاد کرنا اور اسے منانا بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ پاک کے ایسے برگزیدہ بندے ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ جنہوں نے پوری رات یا رات کے پچھلے حصے رب کو پکارا اور آہ وزاریاں کیں۔ اللہ پاک نے ان کا ذکر قرآن پاک میں کچھ یوں کیا ہے: ترجمہ:......''اُن کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس طور پر کہ وہ اپنے رب کو امید وخوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کسی کو معلوم نہیں جو پوشیدہ ہے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔ بدلہ ان کا جو کرتے تھے۔''

پہلو کو خواب گاہوں سے علیحدہ کرنے کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ لیکن علامہ آلوسیؒ صاحب روح المعانی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ یہاں نماز تہجد کے لئے پہلو کو خواب گاہ سے علیحدہ کرنا مراد ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے ایک فرمان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت معاذؓ کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو ابواب خیر نہ بتاؤں؟۔ پھر آپ ﷺ نے ابواب خیر کو شمار فرمایا:

۱......روزہ۔ ۲......صدقہ جو بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ ۳...... درمیان شب میں نماز پڑھنا۔ مطلب آیت شریفہ اور حدیث مذکورہ کا یہی ہے کہ جو لوگ رات کے پرسکون وقت میں آرام وراحت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز، تلاوت، دعا واستغفار وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اور خدا کی دی ہوئی چیزوں کو اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور ان سب عبادات کے کرتے وقت خدا کی رحمت سے مایوس اور اس کے خوف سے مامون نہیں ہوتے وہی درحقیقت سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لئے اللہ پاک نے ایسے انعامات تیار فرمائے ہیں جن کا آج تک کسی شخص کو بھی علم نہیں۔ اللہ پاک نے ان انعامات کے متعلق ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ حق تعالیٰ کی خاص کرم نوازی ہوتی ہے ان لوگوں پہ جو تہجد گزار اور شب بیدار ہوتے ہیں۔ اللہ پاک کے محبوب بندے ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ راتوں کو اُٹھنا اور نیند کو قربان کرنا بہت مشکل کام ہے۔

رات میں قیام اور جنت کا مکان

حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں جب حضور اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا۔ تاکہ دیکھوں (کہ آپ ﷺ واقعی نبی ہیں یا نہیں) میں نے آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر کہا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا۔ وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد حضور اکرم ﷺ کی زبان سے سنا۔ وہ یہ تھا کہ: ''لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں۔ نماز پڑھا کرو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔''

اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے چار باتیں بیان فرمائی ہیں: پہلی بات افشاء سلام ہے۔ یعنی سلام کو آپس میں خوب پھیلانا۔ کیونکہ اس سے آپس میں الفت ومحبت پیدا ہوتی ہے اور تعلقات بھی مستحکم ومضبوط ہوتے ہیں۔ دوسری بات صلہ رحمی ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے والدین اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا معاملہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا، میں نے ہی اپنے رحمٰن نام سے اس کا نام نکالا ہے۔ جو رحم کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو قطع کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔ (ترمذی) تیسری بات غرباء فقراء کو کھانا کھلانا۔ حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے یہاں تک کہ پیاس جاتی رہے۔ اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں پیدا کر دیتے ہیں۔ ہر خندق اتنی بڑی کہ سات سو سال میں طے ہو۔ (کنز العمال) چوتھی چیز ایسے وقت نماز پڑھنا کہ سب لوگ آرام وراحت میں مصروف ہوں اور سو رہے ہوں۔ اس کی فضیلت کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جس پر میں عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں؟۔ آپ ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں۔ اول: سلام کا خوب پھیلانا۔ دوم: غرباء ومساکین کو کھانا کھلانا۔ سوم: رات میں نماز پڑھنا۔

رات میں قیام کے چار فائدے

حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ (رات کی نماز) گناہوں سے روکنے والی اور حسد کو دور کرنے والی ہے۔ اس حدیث پاک میں رات کے قیام۔ یعنی نماز تہجد کے چار اہم فائدے ذکر کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ یہ صالحین کا طریقہ ہے۔

پہلا فائدہ: قربة الى الله ہے یعنی نماز تہجد کے ذریعے اللہ پاک کا تقرب اور اس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ دوسرا فائدہ: گناہوں کا کفارہ۔ یعنی رات کو اللہ پاک کی عبادت وطاعت میں مشغولیت سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ تیسرا فائدہ: یہ ہے کہ یہ انسانوں کو اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے روکنے کا بہترین اور کامیاب ذریعہ ہے۔ اس کو اختیار کرنے کے بعد انسان لاتعداد برے کاموں سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا فائدہ: یہ ہے کہ حسد جو اہم ترین گناہوں سے ہے اور یہ بیماری آج کے اس دور میں عام ہے جس سے اللہ پاک کے پاک کلام میں بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ رات کے جاگنے سے اور رب کی عبادت میں مشغول ہونے سے انسان کی یہ لاعلاج بیماری بھی دور ہو جاتی ہے۔ رات کا پچھلا وقت مسلمانوں کے لئے انتہائی اہم ہوتا ہے۔ لیکن آج کا مسلمان خواب غفلت میں سویا ہے۔ پورا دن انسان رب کو یاد نہیں کرتا۔ بس کمانے کے چکروں میں لگا رہتا ہے۔ رات آتی ہے تو اگلے دن کے بارے میں سوچتا سوچتا سو ہی جاتا ہے۔ پر رب کو بھول کے سونا ہی حقیقی غافل انسان کی نشانی ہے۔ اللہ پاک نے کتنی مہربانیاں کی ہیں کہ رات کے پچھلے پہر خود پکارتے ہیں کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا ہے، کوئی بخشش طلب کرنے والا۔

حق باری تعالیٰ کا سماء دنیا پہ نزول

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تبارک وتعالیٰ ہر رات جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے سماء دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں۔کون شخص ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے، میں اس کے گناہ معاف کردوں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر حق تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ کھولتے ہیں (یعنی لطف ورحمت ظاہر فرماتے ہیں) اور فرماتے ہیں کہ کون ہے جو ایسے ضرورت مند کو قرض دے جو نہ فقیر ہے اور نہ ظلم کرنے والا ہے۔ صبح تک اللہ پاک کی طرف سے یہی ندا ہوتی رہتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

تہجد گزار بلا حساب کے جنت میں

اسماءؓ بنت یزید حضور اکرم ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ تمام لوگوں کو قیامت کے روز ایک زمین پر جمع کیا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو راتوں میں اپنے پہلوؤں کو اپنے بستروں سے علیحدہ رکھتے تھے۔ یعنی تہجد پڑھتے تھے۔ پس یہ لوگ اٹھیں گے اور بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوجائیں گے اور یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہوں گے۔ (اس کے بعد) پھر تمام لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم کیا جائے گا۔ نماز تہجد پڑھنے والوں کے لئے کس قدر فضیلتیں بیان کی گئی ہیں کہ بغیر حساب وکتاب اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ افسوس کا مقام ہے آج ہم جیسے انسانوں کے لئے کہ جو تہجد جیسی اہم اور پیاری نماز سے پہلوتہی کرتے ہیں۔

شب بیداری اور جنت کی سواری

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر سے جوڑے اور نیچے سے یاقوت وموتی کی زین اور لگام لگے ہوئے سونے کے ایسے گھوڑے نکلتے ہیں جو نہ لید کرتے ہیں اور نہ پیشاب۔ ان کے پر ہوتے ہیں اور ان کی رفتار منتہائے نظر ہوتی ہے۔ اہل جنت ان پر سوار ہوتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں لے اڑتے ہیں۔ جو لوگ ان سے نیچے کے درجے کے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تیرے بندوں کو یہ ساری بزرگی کس وجہ سے حاصل ہوئی۔؟ (جواباً کہا جاتا ہے) یہ لوگ رات میں نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔ یہ روزے رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے۔ یہ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔ یہ لوگ جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی سے کام لیتے تھے۔ (الترغیب والترہیب) جنت کے عمدہ جوڑوں کا ملنا۔ یاقوت موتی کے پاکیزہ وتیز رفتار گھوڑوں کا حاصل ہونا اور اہل جنت کا سوار ہوکر بنا کسی روک ٹوک کے سیروتفریح کرنا۔ یہ ایک عظیم الشان اعزاز واکرام ہے۔ یہ اعزاز واکرام دنیا کی راحت کو قربان کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک بندہ تہجد کیا صبح فجر کی نماز تک نہ پڑھے اور کہے کہ میں اعزاز واکرام کی زندگی گزاروں اور مرنے کے بعد بھی پرسکون رہوں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ رب کو راضی کرنے کے لئے راتوں کی نیندیں اور راحتیں قربان کرنا پڑتی ہیں اور جب رب راضی ہوتا ہے۔ تو جگ کو راضی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ عافیت والا معاملہ فرمائے۔ آمین!

معارف خطبہ نکاح!

آخری قسط! مولانا محمد یوسف خان!

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اگر زبان سے طلاق دی جائے۔ اگرچہ اس کو لکھا نہ جائے۔ کسی کاغذ پر یا کسی اسٹام پیپر پر صرف زبان سے دے دی جائے تو وہ طلاق ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ سوچ کر کہ ابھی رجسٹری وصول نہیں ہوئی۔ ابھی لکھا نہیں ہے۔ ابھی عدالت میں نہیں گئے ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن زبان سے الفاظ ادا کر دیئے۔ تو اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قدیم زمانہ کے اندر طلاق کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی ہدایات سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے؟ وہ عرب کا طور طریقہ اس کو ذہن میں رکھئے گا آپ کو اندازہ ہوگا کہ آج ہمارا معاشرہ بھی اسی ڈگر پر چل پڑا ہے۔ عرب کے ہاں یہ رواج تھا کہ ایک بندہ طلاق دیتا تھا پھر رجوع کر لیتا تھا۔ پھر طلاق دے دیتا تھا۔ پھر رجوع کر لیتا تھا۔ پھر چند مہینے کے بعد جھگڑا ہوا پھر طلاق دے دی پھر رجوع کر لیا۔

ترمذی شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے:'' ولوکان اکثر مائتہ مرة ''اگرچہ سو دفعہ سے بھی زیادہ ہو جائے۔ ان لوگوں نے اس طلاق کو مذاق بنایا ہوا تھا۔ اس پر سورة البقرہ کی آیت ۲۲۹ نازل ہوئی۔ جب بھی نوجوانوں کو طلاق کے مسائل کی جو آج کی نشست میں عرض کر رہا ہوں۔ اگر ضرورت پیش آ جائے تو سورہ البقرہ کی آیت ۲۲۹ کی تلاوت کریں۔ ترجمہ پڑھیں تو انشاءاللہ یہ تمام احکامات آپ کو اس آیت میں انشاءاللہ مل جائیں گے کہ عرب کے ہاں یہ رواج تھا کہ زبانی کلامی طلاق دیتے تھے۔ پھر رجوع کر لیتے تھے پھر طلاق دیتے تھے۔ پھر رجوع کر لیتے تھے۔ گھر بسا لیتے تھے۔ لیکن دین اسلام نے کیا سکھایا؟ دین اسلام نے یہ سکھایا ہے اب توجہ سے نوجوان یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ اگر ایک طلاق دے دے اور پھر اس کے بعد رجوع کر لے کہ میں یہ طلاق واپس لیتا ہوں تو ٹھیک ہے۔ تین مہینے کے اندر بغیر نکاح کے زبانی کلامی رجوع کر کے ان کا گھر بس سکتا ہے۔ شریعت نے اتنی سہولت دی ہے اور اگر تین مہینے گزر جائیں تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اب دوبارہ یہ نکاح کر کے اپنا گھر بسا سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اب اس مرد کو دو طلاقیں دینے کا اختیار رہ گیا ہے۔ ایک طلاق کا حق وہ استعمال کر چکا ہے۔

طلاق بائن

آئندہ زندگی میں اگر کبھی اس نے دوبارہ طلاق دی تو یہ دوسری طلاق ہوگی۔ کیونکہ ایک طلاق وہ پہلے دے چکا ہے۔ اب اس کے پاس دو طلاقوں کا حق رہ گیا تھا۔ اب اگر زندگی میں پھر ایک طلاق دی تو اس سے بھی

صرف نکاح ٹوٹے گا۔ دو طلاقوں سے بھی بس صرف نکاح ٹوٹتا ہے۔ ابھی بھی یہ دونوں ایک سال کے بعد دو سال کے بعد کئی سال کے بعد پھر دوبارہ گھر بسانا چاہیں تو ممکن ہے دوبارہ نکاح کرلیں۔ نکاح کرنے کے بعد دوبارہ گھر بسایا جاسکتا ہے۔ یہ ہے وہ سورہ البقرہ کی آیت ”الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان و لايحل لكم ان تاخذو امما اتيتموهن شيئا الا ان يخافا ان لا يقيما حدود الله“

”فان خفتم ان لا يقيما حدود الله فلا جناح عليهما فيما افتدت به تلك حدود الله فلا تعتدوا ها ومن يتعد حدود الله فالالئك هم الظالمون “ یہاں اللہ نے خلع کے احکام بھی بتائے ہیں کہ عورت خلع بھی لے سکتی ہے۔ اگر ان کو ڈر ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو ایسی صورت میں عورت کچھ فدیہ دے کر خلع لے سکتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خلع کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے میرے عزیزان محترم آج وقت کا تقاضا ہے کہ انسان دین کے بنیادی مسائل کی معلومات حاصل کرے۔ اور پھر اس کے بعد یہ انسان جب ایک طلاق دے دیتا ہے تو دوبارہ تین ماہ کے اندر زبانی کلامی رجوع کرسکتا ہے۔ تین مہینے گزر جائیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ دو طلاقیں دے دیں تو ایسی صورت میں نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔

تین طلاق

لیکن اگر یہ انسان تیسری طلاق دے تو پھر اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ اگر مرد عورت کو تیسری طلاق دے دے ”فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره “ تو اب یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ عورت کسی اور مرد سے شادی کرے۔ ”فان طلقها فلا جناح عليهما ان يترا جعا “ پھر وہ دوسرا شوہر اس کو طلاق دے تو پھر کوئی حرج نہیں کہ یہ دونوں میاں بیوی آپس میں نکاح کرلیں۔ لیکن اس عمل کو جان بوجھ کر کرنا اس پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے کہ یہ انسان جان بوجھ کر ایسا عمل نہ کرے۔ ہاں حالات ایسے آجائیں وقت ایسا گزر جائے تو ایسی صورت میں یہ طریقہ درست ہے۔ قرآن مجید سے ثابت ہے لیکن ایسا کرنے سے انسان کو رکنا چاہئے۔ اور پھر اس کے بعد عدت گزارنے کے مسائل کو بھی سمجھنا چاہئے۔ اگر ایک طلاق دی جائے تو پھر تین مہینے عدت گزاری جائے۔

عدت کے مسائل

آج معاشرے کے اندر جب طلاق وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں تو لوگ عدت وغیرہ کا بھی خیال نہیں کرتے۔ اس کے بارے میں بھی عرض کرتا چلوں کہ آج عدت کو ضروری نہیں سمجھا جاتا لیکن اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ جس عورت کو طلاق دی جائے۔ اس کے لئے عدت ہے۔ طلاق یافتہ عورتیں تین مہینے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ طلاق یافتہ عورت کی عدت تین مہینے ہے اور یہ واجب ہے۔ عدت کے دوران یہ زیبائش و آرائش اختیار نہیں کرے گی۔ گھر میں رہے گی اور اس عدت کے دوران کسی کو شادی کا نکاح کا پیغام نہیں دے گی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ حالات ایسے بنادے کہ شوہر کا انتقال ہوجائے تو اس کے لئے آیت میں عدت کا مسئلہ سکھایا ہے۔

بیوہ کی عدت

وہ عورتیں جن کے شوہر فوت ہوجائیں۔ تو اس کے لئے آیت میں عدت کا مسئلہ سکھایا ہے ''والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسھن اربعة اشھر وعشرا'' وہ عورتیں جن کے شوہر فوت ہوجائیں۔ وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک روکے رکھیں۔ شوہر فوت ہوجانے کی صورت میں عورت کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب شوہر مرجائے تو کیا عورت بالکل گھر سے باہر نہیں نکل سکتی؟ تو اس بارے فقہاء نے مسائل لکھے ہیں۔ ایسی بنیادی ضرورت کہ جن کے لئے اس عورت کا باہر نکلنا بہت ضروری ہو۔ جیسے بیمار ہوجائے تو ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے جانا ہے تو عورت عدت کے دوران گھر سے نکل سکتی ہے یا آج کل کے جدید دور کے تقاضے ہیں کہ جناب بینکوں سے رابطہ کرنا پڑتا ہے۔ شوہر کا بینک میں اکاؤنٹ تھا۔ اس کے حالات کے لئے وہاں بینکوں میں جانا پڑتا ہے۔ یا اس کی پنشن کے مسائل ہیں۔ وہ ابھی حل کرنے پڑیں گے۔ ابھی کیس چلانا پڑیں گے اور وہاں بیوہ کا خود موجود ہونا دفتر میں ضروری ہوتا ہے۔ تو جو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ان کے لئے عورت عدت کے دوران نکل سکتی ہے۔

لیکن آج ہمارے معاشرے کے اندر رواج بن چکا ہے کہ عدت کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ عدت گزارنا واجب ہے۔ اس پر عمل نہ کرنا یہ گناہ کبیرہ ہے۔ میں نے آیات پڑھ کر سنائی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لئے عدت گزارنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ واجب پورا نہیں ہوتا اور اس بارے میں جو باریک باریک مسائل ہیں۔ وہ علماء سے پوچھ کر ان پر عمل کریں۔ اور آخر میں گزارش کروں گا جو پہلی بات ہے وہی بات عرض کرتا ہوں کہ آخری وقت تک کوشش کرنی چاہئے کہ انسان طلاق سے بچے۔ آخری وقت تک بزرگوں کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنا ہوگا کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔ جو عمل اللہ کو پسند نہیں ہے تو اس عمل میں خیر نہیں ہوسکتی۔ بے سکونی رہتی ہے۔

رشتوں کو ملائیں

آج انسان رشتوں کو جوڑنے کی فکر کرے توڑنے کی فکر نہ کرے۔ یہ انسان اگر رشتوں کو جوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انسان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے اور اگر انسان رشتوں کو توڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث قدسی ہے اس کو ذہن میں رکھ لینا چاہئے۔ اس سے آج کی باتوں کی اہمیت کا اندازہ ہوگا۔

حدیث قدسی ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور وہ بات قرآن مجید میں نہ ہو۔ اس کو حدیث قدسی کہتے ہیں۔ ایسی حدیث بڑی اہم ہوجاتی ہے۔ جو بات نبی کریم ﷺ فرمائیں یقیناً وہ اہم ہے۔ لیکن جو بات نبی ﷺ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ بات قرآن مجید میں نہ ہو تو وہ بات اور زیادہ اہمیت اختیار کرجاتی ہے۔

ترمذی شریف جلد ثانی میں یہ حدیث موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

ہے:''خلقت الرحم من الرحمن فمن وصلها وصلته ومن قطعها قطعته ''رحم رشتے کو کہتے ہیں۔ صلہ رحمی رشتوں کو جوڑنا میں نے اس لفظ رحم کو رحمٰن سے بنایا ہے۔ جو اس کو جوڑے رکھے گا میں بھی اس کو جوڑ کے رکھوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دوں گا۔

حدیث قدسی سے ہمیں زندگی کا کیا فلسفہ اللہ کے رسول ﷺ نے سمجھایا؟ یہ انسان زندگیوں کو جوڑنے کی فکر کرے تو ایسی صورت میں اللہ زندگیوں میں برکتیں عطاء فرمائے گا۔ اللہ رزق میں بھی برکت دے گا۔ انسان کو یہی پریشانیاں ہوتی ہیں زندگی کی پریشانیاں جس کی وجہ سے انسان طلاق کے راستوں میں نکلتا ہے۔

میرے محترم جب انسان رشتوں کو جوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ رزق میں بھی برکت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر میں بھی برکت دیتا ہے۔ یہ بات بھی نبی کریم ﷺ نے ہمیں سکھائی ہے فرمایا''من احب ان یبسط له فی رزقه ویوسع له فی عمره فلیصل رحمه ''لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا ملتا ہے رشتوں کو جوڑنے سے کیا ملتا ہے صلہ رحمی کرنے سے۔ آپ حدیث کو ذہن میں رکھئے گا اور اپنے ایمان کو پختہ رکھئے گا کہ رشتوں کو جوڑنے سے کیا ملتا ہے۔ نبی ﷺ نے جو فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر زیادہ ہو اسے چاہئے کہ وہ رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

اللہ رب العزت نے جن لوگوں کے گھر بسائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں میں برکتیں عطاء فرمائے۔ طلاقوں تک نوبت نہ پہنچے۔ اس سے بچائے رکھے اور وہ گھرانے جو آج بے سکونی کی کیفیت میں ہیں۔ اللہ قرآن و سنت سے رہنمائی لے کر ان گھروں کے اندر خیر و برکت عطاء فرمادے اور جو ماں باپ ان کے ہاں بچیاں اور بچے رشتوں کے قابل موجود ہیں ان کو نیک رشتے عطاء فرمائے۔ سکون والے اور عافیت والے گھرانے عطاء فرمائے اور خاوند کو بیوی اور بیوی کو خاوند کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ۰ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین!

گوہر شاہی جلسہ پر پابندی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک اور کامیابی ۲۵ر نومبر ۲۰۱۳ پیر کے دن بعد نماز عشاء چک نمبر ۳۱۵ ج ب کالا پہاڑ گوجرہ ضلع ٹوبہ میں انجمن سرفروشان اسلام المعروف گوہر شاہی نے ایک جلسہ اور جلوس پروگرام طے کیا۔ عصر کی نماز کے بعد حافظ محمد سفیان امام مسجد چک ہذا ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب کو اطلاع دی۔ انہوں نے مقامی جماعت کے امیر مولانا عبداللہ لدھیانوی، نائب امیر مولانا سعداللہ لدھیانوی کو مطلع کیا۔ خود سپیشل برانچ اور انتظامیہ کو فون کیا ساتھ ہی ٹوبہ کی دینی جماعتوں کے امراء کو بھی فون کیا جن میں سید طلحہ احمد عباسی۔ امیر جمعیت علماء اسلام ٹوبہ و دیگر رفقاء نے بار بار انتظامیہ کو آگاہ کیا حالات کی درستگی کیلئے یہ جلسہ بند کروایا جائے۔ نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا سعداللہ نے براہ راست ڈی پی او سے ملاقات کر کے گوہر شاہی جلسہ بند کروا کر واپس لوٹے۔ اس طرح ایک مرتبہ پھر گوہر شاہیوں کا ناطقہ بند ہوا۔

پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ

قسط نمبر:1

ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ مرحوم کی شہرۂ آفاق کتاب ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ کو شائع کیا۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے تخصص فی الحدیث کے سربراہ مولانا، ڈاکٹر پروفیسر عبدالعلیم چشتی دامت برکاتہم نے اس کتاب کے لیے ”برنی“ کے حالات قلمبند کیا۔ کہئے کہ ایک وسیع مقالہ تیار ہوگیا۔ اس مقالہ کے ملنے میں تاخیر ہوگئی۔ کتاب بغیر مقالہ کے پہلے چھپ گئی۔ یہ مقالہ سالہا سال بعد اب پرانے مسودہ جات سے مل گیا تو خیال ہوا کہ اسے قسط وار ”لولاک“ میں شائع کرکے محفوظ کردیا جائے۔ سو پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

برنیؒ بہت محنتی، حوصلہ مند، ذہین وزیرک انسان تھے۔ انہوں نے جس میدان میں قدم رکھا اسے سر کرکے چھوڑا۔ انہوں نے معاشیات پڑھی اور تمام عمر پڑھایا۔ جو لکھا ارباب فن نے اس کی داد دی۔ اردو ادب کی خدمت کی۔ اسلام پر بھی لکھا جو لکھا، بار بار چھپا اور ہاتھوں ہاتھ نکلا۔ ان کا اصل میدان روحانیات اور تصوف تھا۔ دین سے ان کا رشتہ پختہ تھا۔ فاروقی ہونے کے ناطے ان کی اسلامی غیرت، اخلاص اور دردمندی للّٰہیت وخلوص ہر شعبہ زندگی میں نمایاں وتاباں ہے۔

حق تعالیٰ شانہ نے متحدہ ہندوستان میں قادیانیت کے سلسلہ میں ان سے جو کام لیا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ علمی وعملی اعتبار سے اس فتنہ کی سرکوبی میں سب ہی شریک رہے ہیں۔ اکابر دیوبند کی مساعی اس باب میں بہت درخشاں اور روشن ہیں اب بھی وہی یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کا دائرہ کار زیادہ تر اردو زبان تک محدود ہے۔ یہ کام بین الاقوامی زبانوں میں کرنا وقت کی اہم ذمہ داری ہے۔ وسائل اور رجال کار کی کمی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رکاوٹ بھی دور فرمائے۔

الیاس برنیؒ نے ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ میں اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے۔ میرے بھائی محقق عصر مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کے بقول، برنیؒ نے قادیانی مذہب میں قادیانی کی تضاد بیانیوں کو یکجا کرکے ہر شخص کی نظر میں اسے پکا جھوٹا نبی ثابت کردیا۔ ہے جس کا جواب کسی کے پاس نہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے اور ان کی ماں کی دعا کا ثمرہ ہے کہ ایسا عظیم کام ان سے لیا اور انہیں رسول ﷺ کے اس گروہ میں بلند مقام عطا کیا جس نے ارتداد کے خلاف جان کی بازی لگائی تھی اور وہ شہرت انہیں نصیب فرمائی جو انہیں کسی تصنیف سے نہ ہوسکی۔ اس دنیا میں انسان کی اس سے بڑھ کر بھلا اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ اسے اس جماعت میں شرکت نصیب ہوجائے جس کی سربراہی امت میں افضل بشر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے۔

محمد الیاس برنی نے اپنی اور اپنے دوستوں کی سرگزشت ''صراط الحمید'' جلد اول ودوم اور ''برنی نامہ'' میں جس انوکھے اور دلچسپ انداز میں پیش کی ہے وہ سبق آموز اور بہت دلچسپ ہے۔ اردو زبان میں ان کی علمی اور ادبی خدمات گوناگوں ہیں۔ ان کی مطبوعہ تصنیفات وتالیفات اور تراجم کی تعداد چالیس سے زیادہ ہے۔ بعض تصنیفات اپنا جواب آپ ہیں۔ پاکستان میں کراچی اور لاہور کے مشہور کتب خانے۔ کراچی یونیورسٹی لائبریری، لیاقت میموریل لائبریری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری میں دو چار کتابوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ انجمن ترقی اردو میں دس پندرہ کتابیں مل جاتی ہیں۔ اردو ادب کے شائقین اور محققین کے ذاتی کتب خانوں میں ممکن ہیں ان کی کچھ زیادہ کتابیں محفوظ ہوں لیکن ان تک رسائی اور تعاون دونوں آسان کام نہیں۔ بہرحال جہاں سے جو مل سکا فائدہ اٹھایا اور یہ مختصر مقالہ ترتیب دیا ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ کسی محقق نے ہندوستان اور پاکستان کی جامعات میں برنی کو پی ایچ ڈی کے لئے موضوع بنایا ہو۔ برنی پر کئی حیثیت سے ڈاکٹریٹ کی جاسکتی ہے۔

نام ونسب

محمد الیاس نام، صلاح الدین لقب اور برنی تخلص تھا۔[1] باپ کا نام محمد ابراہیم تھا۔ موصوف کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچتا ہے۔ اور اس نسبت سے بھی فاروقی لکھتے ہیں۔ مولوی نہ تھے لیکن مولوی عبدالحق کی طرح مولوی محمد الیاس بھی کتاب پر لکھا جاتا تھا۔

ولادت

۲۸ رشعبان ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۹ راپریل ۱۸۹۰ء یوم شنبہ بوقت ۹ ربجے شب اپنے ننھیال خورجہ میں پیدا ہوئے۔ (برنی نامہ حیدرآباد دکن، مطبع ابراہیمیہ ۱۹۵۷ء ص۲)

تعلیم وتربیت

ابتدائی تعلیم وتربیت گھر میں پائی چنانچہ برنی کا بیان ہے ''قرآن شریف گھر میں پڑھا۔ فارسی وحساب، انگریزی وغیرہ والد صاحب سے اس وقت پڑھی تھی جب وہ چند سال کے واسطے حیدرآباد سے تشریف لاکر مکان پر مقیم رہے تھے۔ اس وقت فارسی پر توجہ زیادہ رہی عربی کو اتنا موقع نہ مل سکا جتنا ملنا چاہئے تھا۔ تاہم قرآن کریم کی برکت سے عربی سے خاصا ربط ہوگیا (صراط الحمید ج۱ ص۳۳۱)۔ باپ حیدرآباد میں وکیل تھے اس لئے تعطیلات میں کبھی بلندشہر آتے۔ اس لئے ''برنی'' کی تربیت ماں کی آغوش میں ہوئی۔ (ایضاً ج۱ ص۳۲۰،۳۲۱)

---

[1] سنسکرت میں پہاڑی قلعہ کو ڈرن کہتے ہیں۔ برن کیا تھا؟ ایک بلند اور وسیع ٹیلے پر قلعہ تھا اس کے آثار اب بھی باقی ہیں۔ یہ قدیم سے ایک ہندو راج دھانی تھی۔ شاید دہلی سے قریب ہونے کے سبب اس کو جنگ میں کوئی خاص اہمیت حاصل ہو جبکہ یہاں راجہ ڈور حکمران تھا۔ سلطان شہاب الدین محمد غوریؒ نے اس کو ۵۸۶ھ میں فتح کیا تھا۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''صراط الحمید'' یعنی سفرنامہ عراق، شام، فلسطین، حجاز طبع ۲۔ حیدرآباد دکن، مطبع برقی اعظم ماہی ۱۳۵۸ھ ج۱ ص۳۱۶، ۳۱۸ (قصہ چہار درویش) تاریخی اعتبار سے برن اور عرف عام میں بلندشہر کہلاتا ہے۔ یہ ضلع ہے موصوف کا جدی وطن ہے اور خورجہ اس کی تحصیل ہے۔ یہ ان کا ننھیال ہے۔

ان کی ماں بہت دولت مند باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ ساری دولت و جائیداد سب کی وہ تنہا وارث تھیں۔ اللہ کا دیا گھر میں سب کچھ تھا۔ لیکن ان کی طبیعت کا رنگ ڈھنگ ہی کچھ اور تھا۔ باوجود کپڑے اچھے سے اچھے موجود تھے لیکن کبھی سادہ لباس پہنتی تھیں اور موٹا جھوٹا بھی کھاتی تھیں اور بچوں کو بھی اسی طرح رکھتی تھیں۔ دکھ درد میں غریبوں کے کام آتیں۔ دامے، درمے، سخنے، قدمے ان کی مدد کرتی تھیں۔ اچھا کھانا دوسروں کو کھلاتی، خود جو کی روٹی اور چٹنی پر گزارا کرتی تھیں۔ چکی پیسنے سے انہیں کبھی عار نہ تھا۔ بیٹیوں کو چکی پیسنے کی نصیحت کرتی تھی۔ چاہتی تھیں کہ بچے عیش پسند نہ بنیں۔ کھاتے وقت غریبوں کا خیال آتا تو آب دیدہ ہو جاتی تھیں۔ بہت نرم دل و مسکین طبع تھیں۔ بچوں کی غلطی پر سزا یہ تھی کہ انہیں اپنے ساتھ نہیں کھلاتی تھیں۔ پاس نہیں بٹھاتی تھیں۔ عزیزوں میں ساتھ نہیں لے جاتی تھیں۔ یہ ایسی سزا تھی کہ وہ روتے آجاتے تھے غیر کی ڈانٹ ڈپٹ کو اچھا نہیں سمجھتی تھیں۔ کہتی تھیں اس سے بچوں کی غیرت نکل جاتی ہے۔ نماز، روزے کی پابند تھیں۔ نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت تھیں۔

(صراط الحمید ج ا ص ۳۱۸، ۳۲۱)

گھر میں ابتدائی تعلیم

برنیؒ میٹرک تک ماں کی زیر تربیت رہے ہیں۔ برنیؒ فرماتے ہیں: ''فی الجملہ لڑکپن میں بھی تربیت ذاتی طور پر والدہ صاحبہؒ کے زیر اثر رہی حتیٰ کہ میٹرک پاس کئے تک ہم ان کی خدمت میں حاضر رہے'' (ایضاً ج ا ص ۳۳۲)۔ برنیؒ کے باپ حافظ ابراہیم حیدر آباد دکن میں وکیل تھے وہ چند سال کیلئے چھٹی میں بلند شہر رہے۔ اپنے لڑکوں کو پڑھاتے۔ حافظ محمد اسماعیل اور محمد اسحاق کو وکالت کے امتحانات کی تیاری کراتے تھے۔ برنیؒ نے قرآن، فارسی، حساب، انگریزی وغیرہ گھر پر انہی سے پڑھی۔

خورجہ کے ہائی سکول میں داخلہ

پھر مڈل کی جماعت میں خورجہ کے ہائی سکول میں جو سیٹھ لالہ منشی لال نے قائم کیا تھا داخل کئے گئے۔ (ایضاً ج ا ص ۳۳۲) برنیؒ کا بیان ہے: ''ابھی میٹرک سال اول میں تھے کہ انسپکٹر سید مہدی حسین بلگرامی تشریف لائے نویں جماعت کی انگریزی کا امتحان لیا۔ ہماری باری آئی تو ہم بڑھ چڑھ کر بولے۔ ہماری جسارت پر وہ چونکے میٹرک کا طالب علم انگریزی لٹریچر میں دم مارتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بات رہ گئی۔ انسپکٹر صاحب نے رپورٹ اچھی لکھی۔ سکول کا نام روشن ہوا۔'' (صراط الحمید ج ا ص ۳۳۲)

خانگی تربیت کے سوا خدا کا فضل تھا کہ شروع سے انہیں اچھی صحبتیں ملیں جن سے ان کا دینی مزاج بن گیا۔

میٹرک میں امتیازی کامیابی

خورجہ ہائی سکول سے ۱۹۰۸ء میں میٹرک کا امتحان اول درجہ میں پاس کیا اور سرکار سے انعامی وظیفہ ملا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے انعامی وظیفوں کا سلسلہ ایم۔ اے۔ تک برابر قائم رہا۔ ۱۸۹۰ء سے نہایت ۱۹۰۸ء تک زندگی کا پہلا دور خورجہ و بلند شہر میں گزرا۔ (ایضاً)

علی گڑھ کالج میں داخلہ

۱۹۰۸ء میں علی گڑھ کالج میں داخلہ لیا۔ یہاں کا ماحول ہی کچھ اور تھا۔ برقؒ لکھتے ہیں: ’’جب ہم علی گڑھ پہنچے تو لڑکوں نے ہماری وضع قطع خیالات واعتقادات سے اندازہ لگایا کہ ایک مذہبی دیوانہ آ گیا، خوب لطف رہے گا۔ مگر اللہ کا فضل اس نے عزت ووقار کے ساتھ ہوشیاروں کے ساتھ بسر کرادی۔ طالب علمی کے دائرہ میں، انعام، تمغے، اعزازی عہدے سب کچھ دلائے۔ کالج یونین کی صدارت عطا کی، میسور مشرقی بنگال پہنچے۔‘‘

(صراط الحمید ج۱ص۳۴۴)

جنگ طرابلس کے لئے چندہ

جنگ طرابلس وبلقان کے موقع پر اپنی ضروریات مختصر کیں جو ہو سکا خود نکالا اور چندہ کر کے پچاس ہزار کی امداد ترکی پہنچائی۔ الزام لگایا گیا مگر اتی رہی حساب میں ایک پائی کا فرق نہ آیا۔ (ایضاً)

بی۔اے میں کامیابی کا ثمرہ

۱۹۱۲ء میں ’’بی۔اے‘‘ میں برقؒ کی کامیابی سب سے اعلیٰ رہی جس کی پوزیشن صوبہ میں ایسی ہوتی تھی ڈپٹی کلکٹری اس کے قدم چوما کرتی تھی۔ چنانچہ بلادرخواست ایسے طالب علم کا ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر تقرر کیا جاتا تھا۔ انہیں بھی اس کا مستحق قرار دیا گیا۔ (ایضاً ج۱ص۳۴۵،۳۴۶)

علی گڑھ میں استادوں کی توجہ اور شفقت

علی گڑھ میں بزرگ خدارسیدہ استاد ملے ان سے ان کا تعلق قائم رہا۔ یہ ان کی توجہات کا مرکز بنے رہے۔ ان میں مولانا خلیل احمدؒ تھے۔ برقؒ، موصوف کے متعلق لکھتے ہیں: ’’حضرت کی صحبت میں اسلام کی رفعت کا کچھ اندازہ ہوتا تھا۔ یوں تو طلبہ کے ساتھ اخلاق عام تھا لیکن ہم پر عنایت ومحبت اس درجہ بڑھی کہ ملے بغیر چین نہیں۔ گفتگو کی وہ نوبت کہ تخلیہ لابد۔ کالج میں پروفیسر بنے رہے۔ دینیات اور عربی ادب پڑھاتے رہے۔ اپنا کام بھی کرتے رہے مگر کالج کا رنگ کچھ سے کچھ ہو گیا۔‘‘ (صراط الحمید ج۱ص۳۴۳)

برقؒ نے ’’بی۔اے‘‘ پر بس نہیں کیا نہ ڈپٹی کلکٹری کی طرف دیکھا۔ شملہ سے پرنسپل مسٹر ٹول جوان کے استاد بھی تھے۔ طبیعت کو جانتے تھے ان کا خط آیا اس میں لکھا تھا: ’’مجھے کسی صورت پر اصرار نہیں، چاہو ملازمت کرو چاہو تعلیم جاری رکھو۔‘‘ استاد کا اشارہ ظاہر تھا کہ تعلیم بہتر ہے۔ برقؒ کی خواہش بھی یہی تھی۔ مگر والدین کی رضامندی درکار تھی وہاں حوصلہ کی کمی نہ تھی۔ انہوں نے بھی اجازت دے دی۔ برقؒ کی ملازمت نہ کرنے کے عذر کی خبر جب میگزین میں چھپی تو اقرباء واحباب نے شور مچایا یہ کفران نعمت ہے کوتہ اندیشی اور غرور ہے لیکن ہم خوش، والدین خوش تو اللہ خوش۔ (ایضاً ص۳۴۶)

ایم۔اے معاشیات میں داخلہ

’’ایم اے‘‘ معاشیات میں داخلہ لیا اور ساتھ ’’ایل۔ایل۔بی‘‘ کرتے رہے۔

سوسائٹی کی عمارت میں قیام اور ایک بزرگ سے ملاقات اور دوستی

اب کالج کا بورڈنگ چھوڑ کر وہ سوسائٹی کی عمارت میں آگئے ۔ یہ گویا گریجویشنوں کا بورڈنگ تھا۔ یہاں قریب ہی بنگلہ میں عبداللہ نام کے ایک بزرگ رہتے تھے۔ان سے ملاقات ہوئی، ملاپ بڑھا۔ برنیؒ ان کے متعلق فرماتے ہیں: ”یہ سن رسیدہ بزرگ، مردانہ حسن کا نمونہ تھے ان کا تکیہ کلام جلّ جلالہ تھا، جرمن، فرانسیسی، انگریزی، عربی، فارسی، اردو کئی زبانوں میں عبور تھا۔قوم کے جرمن تھے جنات سے بھی ربط تھا۔ باپ ان کے ہندوستان میں ڈاک خانہ جات انسپکٹر جنرل رہ چکے تھے۔ یہ بغداد میں مسلمان ہوئے اور علی گڑھ میں وصال ہوا۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں ان کا خوب فیضان تھا۔ بہت پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔دوستی بڑھی، بے تکلفی بڑھی۔“

برنیؒ کہتے ہیں: ”حضرت نے انتہائی محبت سے چاہا کہ خاص خاص شغل مفیدہ سہولت سے طے کرا کر بعض نادر کمالات سے سرفراز فرمائیں لیکن اپنا ذوق ہے۔کمال کے اکتساب پر طبیعت آمادہ نہیں ہوئی۔ اگر بے کمالی تحقیق ہوجائے یہی انسان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ حضرت اصلی منشاء پاگئے اس کو عالی ہمتی قرار دے کر بہت داد دی۔ سینہ سے لگایا کہ اب کسی کمال کے حصول کی ضرورت نہیں ہزار کمالات ہوں۔ عبدیت ہی اصل اور انتہائی مقام ہے اس میں خوف وگزند نہیں۔ حفاظت یقینی ہے۔“ (مراۃ الحمید ج۱ ص۳۲۲،۳۲۳)

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کے اعزازی پرسنل اسسٹنٹ

تعلیم کا آخری زمانہ تھا اس زمانے میں مسلم یونیورسٹی کے قیام کا کام چل رہا تھا۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کے معتمد تھے۔ برنی اعزازی پرسنل اسسٹنٹ کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے۔ڈاکٹر صاحب دل کھول کر کھلاتے اور کس کر کام لیتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب طلبہ کو بہت عزیز رکھتے تھےاور خود بہت ہر دل عزیز تھے۔ سید راس مسعود بھی یہاں آتے تھے۔ اسی زمانے میں ان سے بھی دوستی ہوئی۔ (ایضاً ص۳۳۳)

نواب وقار الملک بہادر کے ساتھ اعزازی مددگار

برنیؒ اس طرح نواب وقار الملک بہادر المتوفی ۱۹۱۷ء کے بھی اعزازی مددگار رہے۔ یہاں خورد ونوش کہاں مگر صحبت ایسی نعمت تھی جس کا کوئی بدل نہ تھا۔ شام کو جب فرصت ہوتی تو راس مسعود تشریف لاتے۔ ڈاکٹر صاحب سے بہت تعلق تھا، روزانہ یہی معمول تھا۔ (ایضاً ج۲ ص۲۰۰)

علی گڑھ میں سر آدم جی پیر بھائی کے پوتوں کی اعزازی، اتالیقی

سر آدم جی پیر بھائی وہ ہیں جنہوں نے یک مشت ایک لاکھ روپیہ نقد دیا تھا جس سے علی گڑھ کالج میں سائنس کا شعبہ قائم کیا گیا تھا۔ سر آدم جی نے جب اپنے پوتوں کے پوتے حسن علی، محبت علی، اشرف علی کو سکول میں داخل کیا انہیں ان کی اخلاقی تربیت کا بہت خیال تھا۔ نواب وقار الملک نے بہت غور وخوض کے بعد برنیؒ کے سپرد کیا۔ موصوف نے اتالیقی کی خدمت بعض اختیارات وشرائط کے ساتھ قبول کی۔ چونکہ استغناء برتنا ضروری تھا۔ اس لئے معاوضہ قبول کرنے سے معذرت کی۔ اعزازی حیثیت سے یہ ذمہ داری قبول کی۔ ان کے تعلقات بھی قائم رہے۔ (ایضاً ج۲ ص۲۰۰)

آہ! شیخ الکل ...... حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا!

دارالعلوم ہاشمیہ سجاول ضلع ٹھٹھہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی ۲۵ر نومبر ۲۰۱۳ء کو صبح آغا خان ہسپتال کراچی میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ضلع ٹھٹھہ میں سجاول ایک معروف تاریخی شہر ہے۔ اس کے قریب پانچ چھ میل کے فاصلہ پر گجو نامی ایک آبادی ہے۔ ۱۹۳۲ء میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب میمن کے ہاں مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ یہاں پیدا ہوئے۔ گجو بھی علماء کرام کا مرکز گردانا جاتا تھا۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے یہاں تعلیم پائی۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا عبدالغفور قاسمیؒ نے بھی اپنے والد گرامی اور دیگر اساتذہ سے یہاں پر تعلیم کا آغاز کیا۔ گجو کے قریب مرکزی شہر سجاول ہے۔ یہاں ۱۹۳۹ء میں حاجی سید عبدالرحیم شاہ صاحب نے دارالعلوم ہاشمیہ کی بنیاد رکھی۔ مولانا قاسمیؒ جب پڑھنے کے لئے یہاں تشریف لائے تو اس وقت ادارہ کے مہتمم اور استاذ الحدیث مولانا نور محمد سجاولی تھے۔ مولانا نور محمد (متوفی: ۱۹۹۰ء) مولانا عبداللہ میمن، مولانا محمد نور میانوالی، مولانا عبدالمتین ہزاروی، مولانا حبیب اللہ سموں، مولانا محمد بخش تالپور، لطافت الرحمن، مولانا عبدالمالک اور دیگر اساتذہ سے آپ نے کسب فیض کیا۔

دارالعلوم ہاشمیہ میں مولانا نور محمد مرحوم وقت کے بڑے بڑے فاضل اجل اور نامور علماء کی تدریس کے لئے خدمات حاصل کرتے تھے۔ ایک زمانہ میں حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ وہاں پڑھاتے رہے۔ جامعہ خیرالمدارس کے شیخ الحدیث مولانا محمد شریف کاشمیریؒ نے حضرت افغانیؒ سے یہیں سجاول میں تکمیل کی تھی اور یہیں ان کی دستار بندی ہوئی۔ دارالعلوم ہاشمیہ سجاول میں ایک بار حضرت مولانا سید فیض علی شاہ مانسہروی تدریس کے لئے تشریف لائے۔ مولانا سید فیض علی شاہ صاحب دارالعلوم دیوبند میں بھی مدرس رہ چکے تھے۔ آپ سے مولانا عبدالغفور قاسمیؒ نے سجاول میں معقولات کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا سید فیض علی شاہ صاحب گوجرانوالہ کے جامعہ اشرف العلوم میں حضرت مولانا مفتی محمد خلیل صاحب کی دعوت پر تشریف لے گئے تو مولانا عبدالغفور قاسمیؒ بھی آپ کے ہمراہ آئے اور ایک سال یہاں پڑھا۔

دارالعلوم دیوبند کے مدرس اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد حضرت مولانا عبدالخالق صاحب جو دارالعلوم کبیروالا کے بانی تھے۔ آپ بھی معقولات ومنقولات کے مانے ہوئے استاذ الاساتذہ تھے۔ مولانا عبدالغفور قاسمیؒ، حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ کے پاس بھی معقولات پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا عبدالخالق صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ اس زمانہ میں کیوں نہیں آئے جب میں معقولات پڑھاتا تھا۔ اب تو میں نے معقولات پڑھانی ترک کردی ہیں۔ تو مولانا عبدالغفور قاسمیؒ نے برجستہ فرمایا کہ اس وقت تو میں پیدا بھی نہ ہوا۔ مولانا عبدالخالق مرحوم اس پر مسکرائے اور آپ کو کچھ عرصہ معقولات کی کتب پڑھائیں۔

حضرت مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ ظاہر والی مدرسہ انوریہ حبیبیہ میں بھی حضرت مولانا حبیب اللہ گمانوی اور حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مرحوم سے بھی پڑھتے رہے۔

دورہ حدیث شریف کے لئے آپ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۴،۶۵ء میں یہاں سے دورہ حدیث کیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی ولی حسنؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ ایسے فاضل یگانہ روزگار شخصیات سے تعلیم حاصل کی۔ اس زمانہ میں مشرقی ومغربی پاکستان کے تمام مدارس میں آپ نے سب سے زیادہ نمبرات حاصل کئے۔ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کو حضرت الاستاذ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اپنے جامعہ میں مدرس رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن مولانا نور محمد سجاولیؒ کے کہنے پر آپ دارالعلوم ہاشمیہ آ گئے اور یہاں سے اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔ حضرت الاستاذ مولانا نور محمد صاحبؒ کے بعد آپ ان کے علمی جانشین قرار پائے۔ آپ نے دارالعلوم ہاشمیہ کو ترقی دی۔ نئی کوہ قامت عظیم الشان بلڈنگ ومسجد تیار کرائی جو اپنی مثال آپ ہے اور پھر یہیں سے آپ کا جنازہ اٹھا۔

سندھ کے اس حصہ میں حضرت مولانا نور محمد صاحبؒ نے تنظیم اصلاح المدارس قائم کی۔ اندرون سندھ میں یہ تنظیم گویا سندھ کے دینی مدارس کا تعلیمی بورڈ ہے۔ اس وقت پچانوے مدارس اس تنظیم سے وابستہ ہیں۔ پہلے مولانا نور محمد صاحبؒ صدر تھے۔ ان کے وصال کے بعد مولانا سائیں عبدالغفور قاسمیؒ صدر بنے۔ اس کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام محمد سموں ہیں۔ اس وقت ان مدارس میں پڑھانے والے تمام کے تمام اساتذہ حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کے شاگرد ہیں۔ سجاول، ٹھٹھہ، بدین اور دور دراز سندھ کے خطہ میں مولانا عبدالغفور قاسمیؒ نے بہت سی مساجد بنوائیں۔ وہاں مکتب قائم کئے۔ ان کی سرپرستی اور رہنمائی اور مالی معاونت آپ فرماتے رہتے تھے۔

مولانا عبدالغفور قاسمیؒ معقول ومنقول کے علوم میں اس وقت اتھارٹی مانے جاتے تھے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد ہوں گے۔ پڑھانے کا قدرت نے آپ کو خوب سلیقہ دیا تھا۔ آپ اپنے اساتذہ کے علوم کے امین اور شارح سمجھے جاتے تھے۔ آپ پر طلباء جان چھڑکتے تھے۔ آپ تکلفات سے کوسوں دور تھے۔ ہنس مکھ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی سادگی نے آپ کو ہر دل عزیز بنادیا تھا۔ آپ ایک بار دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ مولانا غلام محمد سموں آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مختلف درسگاہوں میں اساتذہ کے طرز تعلیم کو دیکھا۔ مولانا عبدالغفور قاسمیؒ اس وقت ملک کے ان چند شیوخ حدیث میں سے تھے جنہیں انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے۔

مولانا عبدالغفور قاسمیؒ بیک وقت جہاں آپ اعلیٰ درجہ کے مدرس تھے۔ وہاں پر کامیاب ترین محبوب عام وخواص خطیب بھی تھے۔ غرض آپ نے تدریس وخطابت، مسند حدیث اور منبر ومحراب سے دین اسلام کی ترویج واشاعت کے فریضہ کو ادا کرنے کا خوب حق ادا کیا۔

فقیر راقم سے ایک بار فرمایا کہ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ایک بار سندھ تشریف لائے۔ مجھے (مولانا عبدالغفور قاسمیؒ) کو فرمایا کہ آپ اپنے کو یہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر سمجھیں۔ فرماتے تھے کہ حضرت جالندھریؒ کے اخلاص کا صدقہ ہے کہ سب سے زیادہ میری تقریروں میں جس بنیادی مسئلہ کا بیان ہوتا ہے وہ ختم نبوت کا مسئلہ

ہے۔اس کے بغیر میری تقریر مکمل نہیں ہوتی۔شیطان جس طرح حضرت عمرؓ کے نام سے بھاگتا تھا قادیانیت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کے نام سے لرزاں وترساں میدان سے بھاگتی تھی۔

مولانا عبدالغفور قاسمیؒ چناب نگر، ملتان، کراچی تک ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرماتے تھے۔حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کی درخواست پر آپ نے ختم نبوت برطانیہ میں بھی شرکت فرمائی۔تب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ آپ کے ساتھ تھے۔آپ نے جس سال ختم نبوت کانفرنس برطانیہ میں شرکت کی۔اس سال مین آف دی خطیب آپ قرار پائے۔مولانا عبدالغفور قاسمیؒ حدیث:”انا اولھم فی الخلق وآخرھم فی البعث“ پرخطاب فرمایا۔خطاب کیا تھا۔علم کا سمندر موجزن تھا۔پورا اجتماع سراپا گوش تھا۔اس تقریر کے بعد مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے آپ کا ماتھا چوما اور فرمایا مولانا آپ کی خطابت کے پیچھے کسی بزرگ کی دعا ہے۔آپ کی الہامی تقریر ہوتی ہے۔مولانا عبدالغفور قاسمیؒ نے فرمایا آپ نے صحیح جانا۔استاذ مولانا نور محمد سجاولیؒ کی دعائیں سمیٹنے کا مجھے اعزاز حاصل ہے۔حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کا جمعیت علماء اسلام سے جماعتی تعلق تھا۔آپ جمعیت پر دل وجان سے فدا تھے۔آپ نے علالت کے باوجود ملک بھر میں جمعیت کی مرکزی کانفرنسوں میں خطاب کیا۔جمعیت کے آپ مرکزی وصوبائی عہدیدار بھی رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام بزرگ وفواد سے آپ محبت فرماتے تھے۔آپ نے آئینہ قادیانیت سندھی کو اصلاح المدارس کے تمام مدارس کے نصاب میں داخل کرایا۔آپ کراچی تشریف لاتے تو ناممکن تھا کہ کراچی ختم نبوت کے دفتر تشریف نہ لائیں۔حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ سے آپ کے محبت بھرے تعلقات تھے۔

فقیر راقم ان کی محبتوں کا اسیر ہے۔جہاں کہیں جلسہ پر تشریف لے جاتے وقت پر تقریر کے لئے فرماتے۔تاکہ زیادہ انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے کہ ان کی صحت متحمل نہ تھی۔لیکن جہاں فقیر ان کے ہمراہ ہوتا۔پہلے نہ صرف بیان کراتے۔بلکہ بسا اوقات بیان سنتے بھی اور اصلاح بھی فرماتے اور حوصلہ افزائی بھی۔وہ کیا گئے علم وفضل کی مسندیں ویران ہوگئیں۔مجلس سونی سونی لگتی ہے۔ان سے آبروئے علم وابستہ تھی۔

وہ اس دھرتی پر علم کے وقار کی سب سے عمدہ مثال تھے۔وہ کیا گئے موت العالِم موت العالَم کا منظر پھر آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔دارالعلوم ہاشمیہ، جمعیت علماء اسلام، اصلاح المدارس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، آپ کے شاگرد، پورا خاندان، پورا سندھ پر ان کی موت نے سناٹے کی کیفیت طاری کردی ہے۔

شوگر کے مریض تھے۔بارہا عوارض نے گھیرا۔آپریشن ہوئے۔لیکن بیماری کو اپنے پر مسلط نہیں ہونے دیا۔بیسیوں عمرے، حج وطواف، ملکی وغیر ملکی اسفار سب جاری رہے۔آخری بار گلے کے آپریشن کے لئے ہسپتال گئے تو پیغام اجل کو لبیک کہا۔سجاول میں جنازہ ہوا۔آپ کے استاذ زادہ نے جنازہ پڑھایا۔مصری شاہ قبرستان میں اپنے استاذ کے قدموں میں نم کنومۃ العروس کے مزے لے رہے ہیں۔جس شان سے زندگی گزاری۔اس سے کہیں زیادہ شان کے ساتھ قیامت کے روز یہاں سے اٹھیں گے۔حق تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں۔آمین!

فقیہہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد سعید میانوی رحمۃ اللہ علیہ!

مولانا قاضی محمد ضیاء الحق!

حضرت فقیہہ العصر، شیخ طریقت علامہ مفتی محمد سعید میانویؒ کا شمار اسلاف میں ہوتا ہے۔ پاک وہند پہ انگریز سامراج کا دور تھا کہ ضلع جہلم (حال چکوال) کے ایک قصبہ چاولی میں حضرت مولانا حافظ محمد ادریسؒ کے گھر اللہ رب العزت نے ایک بچہ عطا فرمایا۔ والدین نے نومولود کا نام محمد سعید رکھا۔ اسی محمد سعید نامی بچے کو دنیا فقیہہ العصر کے نام سے جانتی ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ آپ کے والدین آپ کو عالم دین بنانا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے تحصیل تلہ گنگ کے ایک گاؤں سکھر کے دینی مدرسہ میں داخل کرادیا۔ چار سال تک مفتی صاحبؒ وہاں زیر تعلیم رہے۔

پھر دنیا کی معروف اسلامی یونیورسٹی ''دارالعلوم دیوبند'' تشریف لائے گئے۔ وہاں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی، شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کاشمیری، شیخ التفسیر علامہ بدر عالم میرٹھی، مفسر قرآن علامہ حسین علی الوانیؒ قابل ذکر ہیں۔

دورۂ حدیث کے امتحان ۱۳۵۴ھ میں حضرت مفتی صاحبؒ نے اول پوزیشن حاصل کی اور یوں اپنے اساتذہ کی نظروں میں لائق ترین اور قابل فخر شاگرد قرار دیے گئے۔ ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۹۳۶ء میں میانی ضلع سرگودھا تشریف لے آئے اور اپنے شفیق استاد علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار فرماتے ہوئے ''مدرسہ شبیریہ'' کی داغ بیل ڈالی۔ علم وعرفان کا چشمہ جاری فرمایا۔ بڑے خلوص اور حکمت عملی سے عامۃ الناس کے غلط عقائد اور شرکیہ نظریات کی اصلاح فرمائی۔ رسومات وخرافات وبدعات کے خلاف علمی وعملی جہاد فرمایا اور لوگوں کے دل ودماغ کو نور توحید اور نور سنت خیر الانام ﷺ سے منور فرمایا۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے علم وعمل، زہد وتقویٰ کو دیکھ کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا تھا کہ: ''حضرت مفتی صاحبؒ تو علم کا بہت بڑا کنواں ہے۔'' مفتی صاحبؒ نے ساری زندگی قرآن وسنت کی خدمت میں گزاری۔ آپ ایک چلتا پھرتا دارالافتاء تھے۔ فتویٰ لینے کے لئے جب کبھی بھی کسی نے استفتاء پیش کیا تو آپ نے دارالافتاء حاضری کا وقت نہ دیا۔ بلکہ اسی وقت اسی جگہ بحوالہ فتویٰ جاری فرمادیا۔ یہی وجہ تھی کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے حضرت مفتی صاحب کو دارالافتاء کراچی میں رہنے کا کہا تو حضرت مفتی صاحبؒ نے یہ کہہ کر معذرت کرلی کہ میں اپنی جماعت اور میانی کے احباب کو چھوڑ کر کراچی نہیں آسکتا۔

جب کبھی بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو حضرت مفتی صاحبؒ میدان عمل میں نظر آئے۔ شرک وبدعات کی آواز ہو یا رفض والحاد کی۔ فتنہ قادیانیت کا ہو یا فتنہ پرویزیت کا۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ ۱۹۳۶ء

میں جب قادیان میں قادیانیوں کا سرغنہ جلال الدین شمس براجمان تھا۔ جلال الدین شمس کی تائید وایماء پر ایک قادیانی سردار عبدالرحمن نے غلام احمد قادیانی کے کچھ ہفوات لکھوا کر امت مسلمہ کے علماء کو چیلنج کیا کہ ان کے جوابات دیئے جائیں۔ قادیانیوں کا یہ اشتہار جب حضرت مفتی صاحبؒ کو پہنچا تو حضرت مفتی صاحب نے فوراً دندان شکن جواب لکھا ’’بھونچال بر لشکر دجال‘‘ کے نام سے پمفلٹ شائع کیا اور قادیانیوں کو اس کا جواب لکھنے کو کہا۔ بحمداللہ تعالیٰ آج تک کسی قادیانی کو اس کا جواب لکھنے کو کہا۔ بحمداللہ تعالیٰ آج تک کسی قادیانی کو حضرت مفتی صاحبؒ کے رسالہ کا جواب لکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی حضرت مفتی صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آئے۔ قائد تحریک ختم نبوت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے دورۂ ضلع سرگودھا میں باقاعدہ ان کے ہمراہ رہے۔ اپنے فرزند دلبند مولانا قاضی ضیاء اللہ مرحوم کے ہمراہ تحصیل شاہپور اور ضلع سرگودھا میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں گجرات جیل کی زینت بنے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جیل میں لے جا کر سنت یوسفی پر عمل کرایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور خصوصی عنایات سے قرآن کریم کی تعلیمات کو عام کیا۔ وہ لوگ جو جیل کے باہر ہماری بات سننا بھی گوارہ نہ کرتے جیل میں پابند ہونے کی وجہ سے جب انہیں قرآن کریم کھول کھول کر سنایا تو وہ بھی بفضلہ اللہ قرآن وسنت کے شیدائی بن گئے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران حضرت مفتی صاحبؒ نے میانی کے متصل گاؤں گھوگھیاٹ میں جا کر ختم نبوت پر بیان کرنے کا اعلان کیا۔ گھوگھیاٹ گاؤں کی زیادہ آبادی قادیانیوں پر مشتمل تھی۔ اسی وجہ سے وہ ’’ثانی ربوہ‘‘ کے نام سے مشہور تھا۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے اعلان پر ضلع بھر کی انتظامیہ حرکت میں آگئی۔ ڈی سی اور ایس پی حضرات نے میانی، حضرت مفتی صاحبؒ پر زور ڈالا کہ آپ اعلان واپس لیں۔ ہمیں اپنی نوکری کی فکر ہے۔ ایس پی نے اپنی ٹوپی حضرت مفتی صاحبؒ کے پاؤں پر رکھ دی۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے پرسوز آواز میں فرمایا کہ تمہیں اپنی نوکری عزیز ہے اور مجھے اپنا ایمان۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت عزیز ہے۔ سینے میں گولی تو کھا سکتا ہوں مگر اعلان واپس نہیں لے سکتا۔

غرض حضرت مفتی صاحبؒ نے اگست کے گرم موسم میں گھوگھیاٹ میں جا کر تین گھنٹے تک مسئلہ ختم نبوت بیان فرمایا۔ تین گھنٹے تک ہر قادیانی کے دروازے پہ ایک ایک پولیس کا سپاہی پہرہ دار بن کے کھڑا رہا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بادلوں نے اجتماع پر اپنا سایہ کرلیا۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے بیان کے بعد درجنوں قادیانیوں نے کفر سے توبہ کی اور حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ کچھ قادیانی بھاگ کر ربوہ (چناب نگر) جا آباد ہوئے۔

حضرت مفتی صاحبؒ حد درجہ کے خلیق تھے۔ صبر وتحمل آپ کا نمایاں وصف تھا۔ چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ

رہتی۔ بہت کم غصہ میں آتے۔ غصہ بھی عارضی ہوتا۔ زبان میں بے حد شیرینی تھی۔ گفتگو میں مٹھاس بھرا ہوتا۔ ذاتی مفادات سے کوسوں دور رہتے۔ عمر بھر کسی سے اپنی ذات کے لئے کچھ نہ لیا۔ ہم مسلک وہم مشرب تو در کنار مخالفین بھی بے حد احترام کرتے۔ حد درجہ کے مہمان نواز اور فیاض تھے۔ کبھی کوئی ضرورت مند خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیتے۔ طبعاً سادگی پسند تھے جو آپ کے لباس اور خوراک میں بھی نظر آتی۔ ہمیشہ سفید رنگ کا لباس زیب تن فرماتے۔ لباس سادہ مگر صاف ستھرا ہوتا۔ تکلف سے الگ رہتے تصنع سے نفرت کرتے۔

آپ کی اولاد سے مولانا قاضی محمد ضیاء اللہ مرحوم اور عبدالستار، قاضی رشید احمد، قاضی محمد اسحاق اور دو صاحبزادیاں وفات پاچکے ہیں۔ جبکہ مولانا قاضی محمد ثناء اللہ، مولانا قاضی کفایت اللہ، مولانا قاضی عبیداللہ، پروفیسر قاضی عنایت اللہ اور صاحبزادہ قاضی مطیع اللہ سعیدی بفضلہ باحیات ہیں۔

ایک صاحبزادی راولپنڈی اور ایک صاحبزادی تلہ گنگ میں دینی مدارس برائے طالبات چلارہی ہیں اور صاحبزادگان مختلف مقامات پر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام اور ان کی اولاد اور دیگر دینی اداروں کو حضرت مفتی صاحبؒ کے لئے صدقات جاریہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین!

تحصیل تونسہ شریف میں قادیانی جواب تک مسلمان ہوئے ان کی تفصیل

۱...... ۱۹۹۵ء کریم اللہ شاکر قوم ھکانی سکنہ رکھ مور جھنگی۔

۲...... ۲۰۰۸ء فرخ شبیر ملکانی سکنہ بستی ملکانی ریتڑہ۔

۳...... ۲۹ رجنوری ۲۰۱۲ء بیرسٹر سردار امام بخش خان قیصرانی سکنہ شیر گڑھ کوٹ قیصرانی۔

۴...... ۲۰ ردسمبر ۲۰۱۲ء محمد افضل ولد خان محمد قوم بلوچ بزدار بستی بزدار جنوبی۔

۵...... ۲۰ ردسمبر ۲۰۱۲ء سلطان خان ولد فضل خان قوم بزدار سکنہ بستی بزدار جنوبی۔

۶...... ۲۲ رجولائی ۲۰۱۳ء مجاہد الیاس ولد فتح محمد خان سکنہ محلہ نظام آباد تونسہ شریف شہر

۷...... ۲۲ رجولائی ۲۰۱۳ء فاطمہ بی بی بیوہ فتح محمد خان سکنہ محلہ نظام آباد تونسہ شریف شہر۔

۸...... یکم اکتوبر ۲۰۱۳ء محمد عابد ولد رفیق خان قوم ھکانی سکنہ رکھ مور جھنگی نواسہ کریم اللہ شاکر۔

۹...... ۲۹ رنومبر ۲۰۱۳ء سردار قیصر وسیم خان قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی۔

ان تمام مسلمان ہونے والے حضرات کی خوشی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ختم نبوت کانفرنسیں ۱۹۹۶ء میں بمقام ریتڑہ اور ۳۱ رمارچ ۲۰۱۲ کو کوٹ قیصرانی، ۲۰ رفروری ۲۰۱۲ء کو بستی بزدار میں ہوئیں۔ انشاءاللہ مارچ یا اپریل ۲۰۱۴ء کو رکھ مور جھنگی برقبہ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی پر ہوگی۔

عبدالعزیز لاشاری ...... امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان!

قادیانیت کی مختصر تاریخ!

قسط نمبر:4 ارشد سراج الدین!

رسول اللہ ﷺ سے جن باتوں کی تعلیم وہدایت ایسے یقینی اور قطعی طریقے سے مسلسل تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ ان سے ایک یہ بھی ہے کہ نبوت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح کا کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ جس قطعی اور یقینی طریقے سے اور جس درجے کے تواتر کے ساتھ امت کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے خدا کی وحدانیت، اپنی رسالت، قیامت وآخرت اور قرآن مجید کے کتاب الٰہی ہونے اور پانچ نمازوں کی فرضیت اور خانہ کعبہ کے قبلہ ہونے کی تعلیم دی تھی، ویسے ہی قطعی اور یقینی طریقے سے اور اسی درجے کے تواتر کے ساتھ یہ بھی معلوم اور ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے آخری نبی ہونے اور آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے مبعوث نہ ہونے کی بات پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ بتلائی تھی اور اس طرح بتلائی تھی کہ اس سے زیادہ وضاحت وصراحت کا کوئی امکان نہیں۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کے بعد صدیق اکبرؓ کے زمانۂ خلافت سے لے کر ہمارے دور تک امت کا اس پر اجماع اور اتفاق رہا کہ جس طرح توحید ورسالت اور قیامت وآخرت اور قرآن کے کلام اللہ ہونے کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اس کی دعوت کو قبول کرنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد قرار دیا جائے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ قرآن مجید کا تکمیل دین کا اعلان دراصل ختم نبوت ہی کا اعلان ہے: ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ:۳)'' ﴿آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کی تکمیل کر دی اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا اور اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کیا۔﴾

اسی کے ساتھ حکمت خداوندی نے یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ اس دین وشریعت کو، جو اپنے مکمل ہونے کی وجہ سے اب کبھی کسی ترمیم واضافے کی محتاج نہ ہوگی، محفوظ کر دیا جائے اور ایسا انتظام فرما دیا جائے کہ یہ زندہ اور مستند خدائی دستور اور آسمانی منشور قیامت تک محفوظ رہے۔ اس فیصلے کا اعلان بھی کتاب مبین میں کر دیا گیا: ''انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون (الحجر:۹)'' ﴿ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔﴾

اسی لئے حکمت خداوندی نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی نئی نبوت نہیں بھیجی جائے گی اور کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہوگا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۰ وکان اللہ بکل شیء علیما (الاحزاب:۴۰)'' ﴿لیکن محمد اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پورا علم ہے۔﴾

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ ''خاتم النبیین'' کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ

کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام غزالیؒ فرماتے ہیں: ”بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں، پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔“

(امام غزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

واضح رہے کہ اس مسئلہ کی بنیاد صرف یہ نہیں کہ قرآن مجید میں سورۃ الاحزاب میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے کہ لغوی کج بحثیوں کے ذریعے بے چارے ناواقفوں کے دلوں میں شک وشبہ پیدا کیا جائے۔ بلکہ مسئلہ ختم نبوت اور انقطاع سلسلۂ رسالت سے متعلق رسول کریم ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔ جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے اور جو اس لفظ ”خاتم النبیین“ کی تشریح کرتے ہیں۔

✿...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے: ”میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا۔ پس اس کو پورا کیا۔ مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کردیا۔“

(صحیح بخاری ج۱ ص۵۰۱)

✿...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔“ اس کے آخر میں ہے: ”اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔“

(صحیح مسلم ج۱ ص۱۹۹)

✿...... حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ”تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(صحیح بخاری ج۲ ص۶۳۳، مسلم ج۲ ص۲۷۸)

✿...... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔“

(ابوداؤد ج۲ ص۱۲۷، ترمذی ج۲ ص۴۵)

✿...... حضرت ابوقتیلہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔“ (کنزالعمال ج۱۵ ص۹۴۷)

یہاں صرف چند احادیث پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ ورنہ ختم نبوت کو واضح انداز میں بیان کرنے والی احادیث مبارکہ سینکڑوں ہیں۔ قرآن وحدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ خاتمیت آنحضرت ﷺ کے لئے اعلیٰ ترین شرف اور عظیم الشان اعزاز ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص کا نبی بن کر آنا آپ ﷺ کی سخت توہین ہے۔ علاوہ ازیں اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد فرض کی جائے تو ظاہر ہے کہ اس پر ایمان لانا لازم ہوگا اور اس کا انکار کفر ہوگا۔ ورنہ نبوت کے کیا معنی؟ اور یہ آنحضرت ﷺ کی ایک دوسرے انداز میں توہین وتنقیص ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے پورے دین پر ایمان رکھنے کے باوجود کافر رہے اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کا مستحق ہو

جس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا بھی (نعوذ باللہ) کفر سے بچانے اور دوزخ سے نجات دلانے کے لئے کافی نہیں ہے۔

قادیانیت پر ایک اور زاویئے سے بھی غور کیا جاسکتا ہے۔ ختم نبوت اگرچہ ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ لیکن بفرض محال نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی اور انبیاء کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد قادیانی جیسے کسی شخص کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اس سلسلے میں چار بنیادی اصول پیش خدمت ہیں۔

پہلا اصول

ہر سچے نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب انبیاء علیہم السلام کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کو بھی ان کے ادب واحترام کی تعلیم دے۔ کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ کسی پیغمبر کی اہانت اور ہتک کرنا کسی ادنیٰ درجے کے مؤمن کا بھی کام نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کو ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں: ”مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“

(مکتوبات احمدیہ ج۳ص۱۸۹ طبع جدید)

”مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ کے دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“ (دافع البلاء ص ٹائٹل پیج)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام پر چند تہمتیں رکھی ہیں اور ان کو قرآن پر اور اللہ تعالیٰ پر بھی تھوپا ہے۔ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ہی باتوں کی وجہ سے ان کو قرآن میں ”حصور“ نہیں کہا۔ کیونکہ حصور کے معنی ہیں، ”اپنی خواہش نفس کو روکنے والا۔“ حالانکہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن پاک میں حصور نہ کہنے سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ معاذ اللہ یہ گندے قصے اس کا سبب ہیں تو پھر تمام جلیل القدر پیغمبروں، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خود سید المرسلین ﷺ کے متعلق بھی یہ ظالم یہی کہے گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ان حضرات کے لئے بھی حصور کا لفظ کہیں استعمال نہیں کیا گیا۔ یہ ہے اس شخص کی قرآن دانی کا نمونہ۔ جس کو اس کے امتی اس کا سب سے بڑا معجزہ کہتے ہیں۔ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے۔ کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق یہ گفتگو کر ہی نہیں سکتا۔

قادیانی حضرات مرزا کے ان اقوال کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلے میں الزامی طور پر لکھا گیا ہے۔ لیکن یہ محض دھوکہ اور بناوٹ ہے۔ مذکورہ عبارت ان کی کتاب دافع البلاء سے لی گئی ہے

جس کے مخاطب زیادہ علمائے اسلام ہیں۔ اس کے علاوہ جو فحش باتیں انہوں نے اس عبارت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں، وہ تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی قصے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کے خطاب سے محروم رکھا اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام حصور نہ رکھنے کو ان گندی تہمتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پس اس کو پادریوں کے مقابلے کا صرف الزامی جواب کیسے کہا جاسکتا ہے؟ انبیاء کی توہین کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود رسول کریم ﷺ، حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ کی شان میں بھی گستاخیاں کی ہیں اور پھر اسوۂ رسول پر چلنے والے سچے اولیاء اللہ جیسے پیر مہر علی شاہؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، پیر جماعت علی شاہ کو بہت سخت گالیاں دی ہیں۔ ایک عام مسلمان کے لئے ان گستاخیوں کو سننا دشوار ہے جو نبوت کے اس دعویدار کی زبان اور قلم سے نکلیں۔

دوسرا اصول

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اللہ کے سچے پیغمبر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے۔ مگر مرزا قادیانی اس معاملے میں بڑے بے باک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں: ’’مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی ایک کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص۹، خزائن ج۱۷ص۳۹۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی مرحوم کے متعلق جھوٹ تراشا ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتابیں روئے زمین پر موجود نہیں ہیں اور کبھی شائع نہیں ہوئی، جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔

ان کی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی کتابوں کو تحقیقی نظر سے دیکھے گا، وہ ان میں اس کی پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لئے بالکل بے اصل، بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیغمبر تو کیا، ایک دیانتدار مصنف بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ’’ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں، جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۴۰۴)

جو لوگ قرآن اور احادیث کا علم رکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کی یہ کیسی بے باکانہ غلط بیانی ہے۔

احتساب قادیانیت جلد۵۲ کا مقدمہ!

مولانا اللہ وسایا!

الحمدﷲ وکفیٰ وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء ۰ امابعد!

قارئین کرام! لیجئے محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت کی جلد باون (۵۲) پیش خدمت ہے۔ اس میں کل ۱۴ رسائل وکتب جمع ہوئے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

۱…… ختم نبوت المعروف ایٹم بم رحمانی بر عنق قادیانی:

یہ رسالہ جناب مولوی صوفی سید عبدالرحمٰن خان گیلانی مجددی کا مرتب کردہ جو ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا۔ اڑسٹھ سال بعد دوبارہ یہ اس جلد میں شائع ہورہا ہے۔ سید، گیلانی، مجددی اور خان کا اجتماع مؤلف کے نام میں سمجھ میں نہیں آرہا۔ موصوف مالیرکوٹلہ بھارتی پنجاب کے رہائشی تھے۔ اس پمفلٹ کے علاوہ بھی ان کی کتب ہیں۔

۲…… حالات قادیانی خلاف آیات سمانی (۱۹۰۱ء):

اس کا دوسرا نام۔

غلام احمد قادیانی کے اصلی حالات (۱۹۰۱ء):

اس کا تیسرا نام۔

مخلف اعتقاد قادیانی (۱۹۰۲ء):

اس کے ٹائٹل پر یہ دوشعر بھی درج ہیں۔

اگر حق کی تجھے ہے چاہ پیارے خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفیٰ کو اسی کو آگ ہے درگور پیارے

پہلے دوناموں سے سن تالیف ۱۹۰۱ء نکلتا ہے۔ تیسرے نام ۱۹۰۲ء سن اشاعت ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے مصنف جناب منشی اللہ دتہ صاحب تھے جو یتیم خانہ ریاست بہاولپور میں ملازم تھے۔ ایک سو بارہ سال بعد اب دوبارہ اس جلد میں یہ کتاب شائع ہورہی ہے۔

۳…… تنجر براہین ختم نبوت برگلوئے قادیانیت:

مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی کی مرتب کردہ ہے۔ موصوف جمعیت علماء پاکستان کراچی کے نائب ناظم تھے۔

۴…… چراغ ہدایت:

مؤلفہ حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ، موصوف حضرت مولانا سید محمد انورشاہ کشمیریؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ آپ نے اپنے استاذ کی تقریر ترمذی کو العرف الشذی کے نام سے تحریر کیا جو اس وقت ہر ترمذی پڑھانے والے کے لئے چراغ راہ کا کام دیتی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا فتنہ قادیانیت کے خلاف جو جذبہ جہاد تھا۔ وہ نسبت حضرت مولانا محمد چراغ مرحوم میں بھی منتقل ہوئی۔ آپ ردقادیانیت کے اپنے وقت کے امام تھے۔ ان کی خوبی یہ تھی کہ وہ مرزا قادیانی کی تکذیب اس کی اپنی تحریرات سے کرتے تھے۔ ہمارے استاذ محترم فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحبؒ، حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ کے ردقادیانیت پر شاگرد اور جانشین تھے۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحبؒ نے ایک کاپی ردقادیانیت پر مرتب کی تھی۔ جس میں ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام اور کذب مرزا تینوں موضوعات پر جاندار مناظرانہ مباحث کو دریا بکوزہ بند کیا گیا تھا۔ عرصہ تک وہ کاپی نقل در نقل ہوتی رہی۔ حضرت مولانا محمد حیات اسی کو سامنے رکھ کر تیاری کرنے کا اپنے شاگردوں کو حکم دیتے تھے۔ مولانا محمد چراغ گوجرانوالہ میں جامعہ عربیہ کے بانی تھے۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد انور صاحب نے فروری ۱۹۹۰ء میں اس کاپی کو کتابی شکل میں ''چراغ ہدایت'' کے نام پر شائع کیا۔ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب کی کاپی پر اکثر حوالے مرزا قادیانی کی کتب کے لاہوری ایڈیشن کے تھے۔ کاپی کو جب کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ ہوا تو مولانا محمد انور صاحب کے حکم پر ان کے دو نمائندے ملتان دفتر مرکزیہ آئے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کی معاونت سے انہوں نے قادیان و چناب نگر ایڈیشنوں کے حوالہ جات اس پر لگائے۔ اب ایڈیشن میں الحمدللہ! کہ دجال قادیان کی کتب کے مجموعہ خزائن کے حوالہ جات بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمارے ہاں علمی حلقوں میں ایک لفظ ''جامع'' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ واقعہ میں ردقادیانیت کے لئے یہ کتاب جامع کا درجہ رکھتی ہے۔ ربع صدی بعد جدید ایڈیشن کی اشاعت عالمی مجلس کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ ہمارے دادا استاذ حضرت مولانا محمد چراغؒ اتحاد العلماء کے بھی بانی تھے جو جماعت اسلامی پاکستان کا ذیلی ادارہ ہے۔ مولانا محمد چراغ سے جناب مودودی صاحب کا جوڑ بجا طور پر ہمارے خیال میں ریشم میں ٹاٹ کے پیوند کے مترادف ہے اور اس سے بہتر تعبیر کرنی کم از کم فقیر کے لئے ممکن نہیں۔ کتاب کی اشاعت بہرحال ہمارے لئے ڈھیروں خوشیاں لئے ہوئے ہے۔ اس کتاب کی احتساب میں شمولیت گویا فقیر راقم کی اپنے دادا استاذ سے ایک نسبت قائم ہو جانے کی خوشخبری اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ فالحمدللہ!

۵...... قادیانی تحریک...... اسلام کے خلاف ایک سازش:

مدرسہ تجوید القرآن مسجد حق نواز بنوں کے مہتمم جمعیت علماء اسلام کی مرکزی شوریٰ کے رکن، فدائے ختم نبوت قاری حضرت گل صاحب نے ردقادیانیت پر کتاب تحریر کی۔ اب اس کو احتساب کی اس جلد میں شامل کرنے پر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ حضرت قاری ''حضرت گل'' خوب مجاہد ختم نبوت تھے۔ فقیر راقم کے مہربان تھے ہر سال چنیوٹ و چناب نگر ختم نبوت کی کانفرنسوں میں شریف ہوتے۔ اپنے ایک مہربان کی کتاب کو احتساب کی اس جلد میں محفوظ کرنے کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتا ہوں۔

۶...... تحفہ نعمانی بالفرقۃ القادیانی:

جامعہ اشرف المدارس گروتا نک پورہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا عبدالرحمن صاحب نے مولانا محمد منظور نعمانی کے متفرق مضامین جو تحذیر الناس پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل تھے اور مختلف کتب و رسائل میں منتشر تھے۔ مولانا عبدالرحمن صاحب نے اس نام پر ان کو جمع کر کے شائع کر دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ!

۷...... ختم نبوت پر ایک نظر:

جناب پروفیسر ایم۔جے آغا خان، ایم اے کا مرتب کردہ ہے۔ جو ۵؍اگست ۱۹۶۰ء میں پہلی بار تبلیغی مرکز ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا۔ نصف صدی بعد اسے دوبارہ اس جلد میں شامل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق سے سرفراز فرمایا۔

۸...... چار سو بیس نبی یعنی مرزا قادیانی کی فریب کاریاں:

جہلم مجلس احرار الاسلام کے صدر مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی تھے۔ انہوں نے یہ رسالہ ترتیب دیا۔ اس کے ٹائٹل پر موصوف نے یہ تعارف شائع کیا۔

’’اہل سنت والجماعت کے بعض عقائد کے متعلق مرزائی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ باتیں سنت اللہ کے خلاف ہیں۔ اس ٹریکٹ میں ان کے لغو اور بیہودہ اعتراضوں کا جواب پرلطف پیرایہ میں دیا گیا ہے۔‘‘

۹...... مجموعہ کفریات مرزا غلام احمد قادیانی واحکام مرتبہ قرآن رحمانی وربانی:

اس کے مؤلف سید محمد غلام خلیفہ شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ یہ صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور کے مقیم تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی سے مراد حضرت بغدادی نہیں بلکہ اوچ شریف کے ان کے ہمنام کوئی بزرگ مراد ہیں۔ صادق الانوار بہاول پور مطبع سے اولاً یہ شائع ہوا۔

۱۰...... احمدیہ (اسلامی محاکمہ):

پروفیسر سید محمود علی صاحب کا مرتب کردہ یہ رسالہ ہے۔ لاہوری مرزائی جماعت کے سربراہ مولوی محمد علی لاہوری ایم اے نے ’’ہمارے عقائد اور ہمارا کام‘‘ کے نام پر رسالہ مرتب کر کے تقسیم کیا۔ جہاں اور حضرات کو یہ رسالہ بھجوایا ہوگا وہاں سید محمود علی صاحب کو بھی یہ رسالہ بھجوایا۔ آپ نے اس پر محاکمہ قائم کیا تھا جو اس پمفلٹ کی شکل میں شائع ہوا۔ پروفیسر سید محمود علی، راندھیر کالج کپورتھلہ سے ریٹائرڈ تھے۔ آپ نے ستمبر ۱۹۳۶ء میں یہ رسالہ تحریر کیا۔ رسالہ کیا ہے، مرزا قادیانی کے متبعین لاہوریوں کی تردید میں تیر بہدف نسخہ اتنا شستہ اور دلنشیں انداز کہ جی خوش ہو جائے۔ ستتر (۷۷) سال بعد دوبارہ اشاعت کی سعادت پر دل مارے خوشی کے بلیوں اچھل رہا ہے۔ فالحمدللہ تعالیٰ!

۱۱...... مرزا کا چہرہ اپنے آئینہ میں:

مولانا مشتاق احمد ہوتوی اس کے مرتب ہیں۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے یہ شائع ہوا۔ بعد میں حضرت مولانا مختار احمد، جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال اور پھر جامعہ حنفیہ بورے والا میں صدر مدرس رہے۔ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل تھے۔ صحیح معنی میں یادگار اسلاف اور عالم ربانی تھے۔ ملنے کے دوسرا پتہ میں آپ کا نام بھی درج ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی مرصع گالیاں، سیاہ جھوٹ، غیر محرم عورتوں سے اختلاط ایسے مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس جلد میں اسے محفوظ کرنے پر خوشی ہو رہی ہے۔

۱۲...... فرنگی سیاست کے برگ وبار:

حضرت مولانا عبدالحق مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے رہنما کا یہ مرتب کردہ رسالہ ہے جو مارچ ۱۹۷۰ء میں

[redacted]

۱۳...... چیستان مرزا:

حضرت مولانا محمد مطیع الحق صاحب جو جمعیت علماء اسلام پنجاب کے ممتاز رہنما تھے۔ آپ نے یہ رسالہ مرتب کیا۔ اس کے ٹائٹل پر مصنف نے خود یہ تعارف لکھا۔

''ہم تو تب جانیں کہ کوئی ان ارشادات کی تلاوت کر کے یہ بتادے کہ مرزاجی بندہ تھے یا خدا؟ امتی تھے یا نبی؟ عورت تھے یا مرد؟ ماں تھے یا باپ؟ مسلمان تھے یا کافر؟ انسان تھے یا پتھر؟ پاکستان بننے سے قبل کا شائع شدہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام سے مراد حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی قائم کردہ جمعیت مراد ہے۔ یہ راقم کا اندازہ ہے۔''

۱۴...... چودھویں صدی کا دجال کون؟ بجواب چودھویں کا چاند:

قادیانیوں نے ''بدر کامل یعنی چودھویں کا چاند'' رسالہ لکھ کر یہ چاند چڑھایا کہ مرزا قادیانی بدر کامل تھا۔ جامع مسجد اہل حدیث حافظ آباد کے خطیب مولانا علم دین صاحب نے جواب میں ''چودھویں صدی کا دجال کون؟'' نامی یہ رسالہ جواباً تحریر فرمایا۔ غرض احتساب قادیانیت کی جلد ہذا (یعنی باون ۵۲ جلد) میں ۱۴ حضرات کے ۱۴ رسائل وکتب محفوظ ہوگئے ہیں جن کی فہرست پر ایک بار پھر نظر ڈالیں۔

۱...... مولانا صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی	کا	۱	رسالہ
۲...... جناب منشی اللہ دتہ بہاولپوری	کی	۱	کتاب
۳...... مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی	کا	۱	رسالہ
۴...... حضرت مولانا محمد چراغ صاحب	کی	۱	کتاب
۵...... مولانا قاری حضرت گل بنوں	کا	۱	رسالہ
۶...... مولانا عبدالرحمٰن فیصل آباد	کا	۱	رسالہ
۷...... پروفیسر ایم۔ جے آغا خان	کا	۱	رسالہ
۸...... مہر عبدالرحیم جوہر جہلمی	کا	۱	رسالہ
۹...... سید محمد غلام احمد پوری	کا	۱	رسالہ
۱۰...... پرفیسر سید محمود علی کپورتھلوی	کا	۱	رسالہ
۱۱...... مولانا مشتاق احمد ہوتوی	کا	۱	رسالہ
۱۲...... مولانا عبدالحق رحیم یارخان	کا	۱	رسالہ
۱۳...... مولانا محمد مطیع الحق	کا	۱	رسالہ
۱۴...... مولانا علم دین حافظ آباد	کا	۱	رسالہ

گویا ۱۴ حضرات کے کل ۱۴ رسائل وکتب

احتساب قادیانی کی جلد (۵۲) میں شامل اشاعت ہیں۔ حق تعالیٰ شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

بحرمۃ خاتم النبیین!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا! ...... ۱۸ر جمادی الاول ۱۴۳۴ھ، بمطابق ۳۰ر مارچ ۲۰۱۳ء

فتنہ قادیانیت اور اسلامی اصطلاحات!

قسط نمبر:3 مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند!

خیانت میں مرزا قادیانی کی دلیری

''جواہر الاسرار'' نامی کتاب کے سلسلہ میں ہمارے قارئین کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ حدیث شریف کی نہ کوئی مستند و معتبر کتاب ہے اور نہ ہی شیخ حمزہ کوئی محدث ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس کتاب کے حوالے سے یہ خود ساختہ دلیل پیش کی جارہی ہے عوام کے سامنے نہ مرزا نے اس کا کوئی نسخہ پیش کیا اور نہ ہی کوئی مرزائی پیش کرسکتا ہے۔ اس موقع پر پڑھے لکھے لوگوں کو جو حیرت ہوتی ہے وہ اس پر نہیں کہ مرزا نے ہوا میں تیر چلایا ہے بلکہ اس کی دلیری اور بے حیائی پر ہوتی ہے کہ کسی کے سر کچھ کا کچھ منڈھ دینے اور کچھ کا کچھ بنا دینے میں وہ کس قدر بے باک ہے۔ مرزائیوں سے مذکورہ کتاب طلب کی جاسکتی ہے کہ کہاں شیخ حمزہ نے لکھا ہے اور ''کدعہ'' دال کے ساتھ کہاں لکھا ہے جو قادیان کا معرب ہوگیا۔ یہ سب کچھ مرزا کے بائیں ہاتھ کا کمال ہے اور بس!

ایک ضعیف درجہ کی حدیث میں '' یخرج المهدی من قرية يقال لها كرعه '' کے الفاظ ملتے ہیں یعنی حرف ''را'' کے ساتھ ''كَـرْعَـه'' ہے نہ کہ ''دال'' یا ''ی'' کے ساتھ ''کدیہ''۔ اس روایت کو میزان الاعتدال میں علامہ ذہبیؒ نے نقل کرکے اس کے ضعیف راویوں پر سخت جرح کی ہے اور اس کو موضوع بتایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے میزان الاعتدال ج ۲ ص ۶۸۰۔

یعنی موضوع حدیث میں اگر کوئی لفظ ہے بھی تو ''کرعہ'' چھوٹی کاف اور ''را'' اور ''ہ'' کے ساتھ ہے اور تمام محدثین نے اسکی وضاحت کی ہے اس سے مراد یمن کی ایک بستی ہے نہ کہ ہندوستان کا قادیان نامی گاؤں جس کو مرزا نے خود ہی ایک جگہ لکھا ہے کہ قادیان میں ناپاک فطرت یزیدی الطبع اور پلید لوگ رہتے ہیں۔

اگر مرزا کی مراد یہی حدیث ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی نے اس میں بہت بڑی خیانت کی ہے۔

۱...... سب سے پہلے حرف ''ر'' کو ''د'' سے بدل دیا۔ کرعہ کو کدعہ کردیا۔

۲...... دوسرے نمبر پر ''قادیان'' کے حروف سے مشابہت پیدا کرنے کے لئے کدعہ کو بھی ''کدیہ'' بنادیا یعنی حرف ''ع'' کو ''ی'' سے تبدیل کردیا۔

۳...... تیسری خیانت یہ کی کہ ''کرعہ'' لفظ کے آخری حرف ''ہ'' ہے اس کو ''ی'' سے بدل دیا۔ اور ان تبدیلیوں میں کوئی سبب نہیں بتایا۔

۴...... چوتھی خیانت یہ کی کہ ''کرعہ'' لفظ کو ''قادیان'' کا ایک جگہ معرب بتایا اور دوسری جگہ ''مخفف'' بتادیا۔ معرب کا مطلب تو یہ ہوگا کہ عجمی لفظ کو عربی میں بدل دیا گیا ہے اور مخفف کا مطلب یہ ہوگا کہ عربی میں تبدیل نہیں کیا گیا بلکہ اس عجمی لفظ میں بعض حروف کو حذف کیا گیا ہے۔ پڑھے لکھے لوگ جانتے ہیں کہ عجمی لفظ کی عربی

بنانے یا کسی لفظ میں تخفیف کرنے کے قواعد الگ الگ ہیں اور دونوں قواعد یہاں نہیں پائے جاتے۔ یہ سب کچھ خواہی نہ خواہی قادیان کو حدیث کا مصداق بنانے کے دھن میں مرزا کے اندھے پن کا کرشمہ ہے۔

۵...... پانچویں نمبر پر آپ غور کریں کہ ان ساری خیانتوں پر جھوٹ کا پشتارا یہ چڑھایا کہ ''احادیث صحیحہ میں یہ بیان فرمایا گیا ہے'' یعنی ایک دو حدیث نہیں ایسا لگتا ہے کہ گویا بہت سی صحیح احادیث میں مہدی کے ''کدعہ یا کدیہ'' نامی گاؤں میں آنے کا ذکر ملتا ہے۔ جبکہ ایک جگہ جب خود کو احادیث کا مصداق بنانے سے قاصر رہتا ہے تو اپنی سابقہ تحریروں کے خلاف فروری ۱۸۹۹ء میں یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ مہدی کے سلسلے میں جتنی روایات ہیں یا تو سب موضوع اور غلط ہیں ہرگز قابل وثوق وقابل اعتبار نہیں یا پھر ضعیف، متناقض اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اور اگر کچھ صحیح ہیں بھی تو کسی پہلے زمانے میں وہ پوری ہو چکی ہیں اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں۔ (خلاصہ حقیقت المہدی، مؤلفہ ۱۸۹۹ء) سوال یہ ہے کہ جب نہ کوئی صحیح حدیث ہے نہ حالت منتظرہ باقی ہے تو کادیان کو کرعہ کی مصداق بنانے والی بیشمار صحیح احادیث کہاں سے ٹپک پڑیں؟۔

۶...... اور اپنی تحقیق ایسی کتاب کی جانب منسوب کردی جس کا کچھ پتہ ہی نہیں اور بفرض محال اگر جواہر الاسرار نامی کوئی کتاب ہو بھی تو اس میں یہ روایت حرف ''را'' کے ساتھ درج ہوگی جیسا کہ دیگر محدثین نے لکھا ہے نہ کہ ''دال'' کے ساتھ ہوگی جس کو مرزا نے قادیان کا معرب بنادیا اور اس پر اپنی جھوٹی مہدویت کی عمارت کھڑی کرلی۔ سچ ہے:

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

علامہ عبداللہ بن محمد بن عامر شبراوی شافعیؒ ''کتاب الاتحاف بحب الاشراف'' میں فرماتے ہیں:

''لاریب ان اللہ سبحانہ قضی علی یزید بالشقاوۃ فقد تعرض لآل البیت الشریف بالاذی فارسل جندہ لقتل الحسین وقتلہ وسبی حریمہ واولادہ وھم اکرم اھل الارض حینئذ علی اللہ سبحانہ'' (حاشیہ ص۱۸ طبع مصطفیٰ بابی حلبی مصر ۱۳۱۸ھ)

لاریب حق تعالیٰ سبحانہ نے یزید کی شقاوت مسلط کی کہ اس نے آل بیت شریف (نبوی) کے ستانے پر کمر باندھی۔ قتل حسینؓ کے لئے اپنی سپاہ بھیجی۔ ان کو شہید کیا۔ ان کی حرم اور ان کی اولاد کو اسیر بنایا حالانکہ یہ حضرات اس وقت اللہ تعالیٰ سبحانہ کے نزدیک روئے زمین پر بسنے والوں میں زیادہ معزز تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ''مدارج النبوۃ'' میں لکھتے ہیں: ''وواقعہ حرہ از اشنع شنائع است کہ در زمان یزید واقع شدہ وقد ذکرناہ فی "تاریخ المدینۃ" '' (حاشیہ ج۲ ص۲۰۶ طبع نول کشور لکھنؤ ۱۹۱۳ء)

اور حرہ کا واقعہ یزید کے زمانے کے بہت ہی برے واقعات میں سے ایک واقعہ ہے جس کو ہم نے ''تاریخ مدینہ'' میں بیان کیا ہے۔

مرزائیت اور عقیدہ توحید!

مولانا غلام رسول دین پوری!

اتنی حقیقت سے تو ہر مسلمان اور ہر ذی شعور واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی فلاح اخروی کے لئے سوالاکھ کم وبیش حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ذوات مقدسہ کو مبعوث فرمایا جس کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائی اور انتہا سید الاولین والآخرین قائد الانبیاء والمرسلین حضور خاتم النبیینﷺ پر فرما کر سلسلہ نبوت ہمیشہ کے لئے مختتم فرمادیا۔ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی تشریف آوری اور بعثت کے ذریعے اپنی اپنی امتوں کو ان کے وقت میں توحید خداوندی کی تعلیم دی۔ اور معرفت الٰہیہ کا سبق دیا۔

سب سے آخر میں امام الانبیاء والمرسلین، آقاء دو جہاں، سرور کائنات، شفیع المذنبین، فخر الاولین والآخرین، حضرت محمد رسول اللہﷺ نے تو اپنے قدوم میمنت سے لاکھوں گم کردہ راہوں کو خدا تعالیٰ کی جانب کی راہ بجھادی اور توحید خداوندی ومعرفت الٰہیہ کا آب حیات ایسا پلایا کہ جس نے بھی اس سے ایک قطرہ چکھا تو اسے پھر کسی گدلے اور میلے تالاب میں جھانکنے کی خواہش نہ ابھری، الغرض اس میں ایسا غوطہ کھایا کہ پھر ان کا پتہ بھی نہ ملا۔ بقول سعدی شیرازیؒ ہے:

دریں ورطہ کشتی فروشد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ برکنار

ہزاروں انسانوں کی کشتیاں اس بھنور میں ایسی ڈوبیں کہ پھر کسی کا پھٹہ بھی کنارے پر ظاہر نہ ہوا۔ اب یہ سلسلہ انشاء اللہ العزیز تاابد چلتا رہے گا کہ خدا کے آخری پیغمبر (حضرت محمدﷺ) پر خدا کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مقدس توحید ومعرفت کا درس دیتی رہے گی اور بھٹکے انسانوں کو منزل مقصود کی راہ بتلاتی رہے گی۔ اسی مقدس کتاب نے حضورﷺ اور آپ سے پہلے کے پیغمبروں کی کارگزاری بتلائی کہ ان نفوس مقدسہ نے کس طرح اپنی اپنی امتوں کو اللہ کی توحید کی طرف بلایا اور جام معرفت پلایا اور کس طرح شرک کی دھجیاں بکھیریں۔ خود سراپا موحد اور امتوں کو شرک سے نفرت دلائی۔ جنہوں نے ان کی دعوت حق کو قبول کیا۔ دائمی زندگی حاصل کی اور جو نہ مانے اسی دنیا میں نیست ونابود ہوکر قیامت تک کے لئے نشان عبرت بن گئے۔

قرآن مقدس نے بھی قیامت تک کے لئے اعلان سنادیا: ”قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین (انعام:۱۱)“ ﴿آپ فرمادیں! چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔﴾

اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک نام لے کر ”فضلنا“ (ہم نے فضیلت بخشی) اور ”ھدینا“ (ہم نے انہیں ہدایت عطا کی) کا تمغہ دے کر شرک سے عصمت کی یوں گارنٹی دی ”ولو اشرکو الحبط عنھم

ما كانوا يعملون (انعام:۸۸)'' ﴿ کہ اگر یہ حضرات (انبیاء علیہم السلام) شرک اختیار کر لیتے تو ان کے سب اعمال حبط ہو جاتے۔﴾

اس ضمن میں جمیع انسانیت کو تنبیہ کردی کہ خبردار! اگر تم نے ذرہ برابر شرک کیا تو جنت تم پر حرام کردوں گا اور جہنم کی پرازخار وادی میں دھکیل دوں گا۔''انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأوٰه النار (مائدہ:۷۲)'' ﴿ کہ بلاشبہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔﴾ اس مختصر تمہید کے بعد۔

آمدم برسر مطلب

ایک طرف خدا تعالیٰ کے سچے پیغمبر ہیں اور ان کی شب وروز کی مبارک ومقبول دعوت! جو ایسی صاف وشفاف ہے کہ ظاہری آنکھوں سے نابینا کو بھی بغیر چشم ودید کے نظر آئے جبکہ اس کے بالمقابل انگریز کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی کفر کی غلاظت سے بھری وہ خاردار دعوت ہے کہ اس کی دعوت کا کیلا کانٹا جسے چبھا وہ ایسا بے بصیرت ہو کر رہ گیا کہ تادم واپسی اس سے دامن نہ چھڑا سکا بلکہ مرزا قادیانی کی خاردار جھاڑیوں میں زندگی گزار کر قادیانیت کی خاردار بہشت میں سرگشتہ وچیدہ ثمر ہوا۔ چہ جائیکہ اسے مذہب اسلام کی بادصبا کا جھونکا نصیب ہو۔ آیئے! ملاحظہ فرمایئے!

۱...... ''وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔'' (سراج منیر ص۶۲، خزائن ج۱۲ ص۶۴)

۲...... ''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔'' (تجلیات الٰہیہ ص۴، خزائن ج۲۰ ص۳۹۶)

حضرات انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کے سامنے ہر وقت متواضع سراپا عجز ونیاز اور باادب ہوتے ہیں مگر اوپر دی گئی ان دو عبارتوں میں مرزا قادیانی کا خدا تعالیٰ کے بارے میں ادب ملاحظہ فرمائیں! ''خدا ایک کھا جانے والی آگ ہے، خدا چوروں کی طرح'' کیا خدا کے کسی پیغمبر نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ تصور دیا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں! حضرت محمد ﷺ کے خدا کی قسم! نہیں! بلکہ یہ سمجھایا کہ خداوند قدوس ماں سے بھی زیادہ مہربان وشفیق ہے۔ تو پھر صاف کہنا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کے اندرون سے کفر چھلک رہا ہے اور قادیانیت کی راہ پر غلاظت بکھیر رہا ہے۔

ایہا المسلمون بچو اور پھر بچو!

۳...... ''مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔'' (دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

قارئین گرامی قدر! بیعت وہ ہوتا ہے جسے ضلالت کا اندیشہ ہو اور اپنے اوپر بے اعتمادی ہو۔ مرزا کی اس عبارت سے ان پڑھ سے ان پڑھ آدمی بھی بسہولت یہ باور کر سکتا ہے کہ مرزا کے نزدیک (العیاذ باللہ! ثم العیاذ باللہ) خدا تعالیٰ کو اپنے بارے گمراہی کا اندیشہ تھا۔ تب بیعت ہوا مگر راقم کہتا ہے کہ یہ مرزا کا جھوٹا خدا انگریز تو ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا سچا خدا تو ''يهدي من يشاء الى صراط مستقيم '' ہے۔ ﴿ وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا

ہے۔﴾ اور وہ تو ''من یکلئو کم باللیل والنھار'' کے ذریعے بلا خوف وخطر پوچھتا ہے۔'' کہ کون ہے جو رات اور دن میں تمہاری حفاظت کرتا ہے؟'' اور فرماتا ہے:''من یضلل اللّٰہ فمالہ من ھاد، ومن یھد اللّٰہ فمالہ من مضل'' ﴿اللہ جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔﴾ تو مسلمان کے سچے خدا کو ''قادیان'' کے دجال وکذاب سے بیعت کی کیا ضرورت۔(معاذاللہ)

۴...... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

لو اب مرزا ''خود خدا بن گیا'' اس سے کچھ تو مرزائیوں کی جان میں جان آگئی اور کہنے کا موقع مل گیا کہ مرزا نے استعارہ کے طور پر خود اپنی بیعت کرلی ہوگی۔ نہ سمجھ آئے تو ''اسلامی قربانی'' کی مثال موجود ہے کہ مرزا قادیانی بطور کشف واستعارہ کے عورت تھا اور خدا نے رجولیت کی طاقت کا مظاہرہ فرمایا۔(معاذاللہ)

قادیانیت کی معرفت میں اضافہ

قارئین کی اکتاہٹ کا اندیشہ دامن گیر ہے۔ بات سمیٹتے ہوئے مرزائیوں اور قادیانیوں کی معلومات میں اضافہ کیا جاتا ہے کہ آپ کے گروگھنٹال نے لکھا ہے:

۵...... ''فیکون الرحمن محمداً یقینا من غیروھم'' (اعجاز المسیح ص۱۰۱، خزائن ج۱۸ ص۱۰۳)

۶...... ''ان الرحمن محمد وان محمد ارحمن، ولاشك ان مآلھما واحد''

(اعجاز المسیح ص۱۰۲، خزائن ج۱۸ ص۱۰۵)

مرزا قادیانی کی یہ دو عبارتیں ایک ہی کتاب میں بالکل قریب قریب لکھی ہیں۔ جس کا اندازہ مذکور بالا دونوں حوالوں سے کرسکتے ہیں۔ دونوں عبارتیں مفہوم کے اعتبار سے ایک ہیں۔ گویا دو قالب یک جان ہیں۔ ''پہلی عبارت کا معنی یہ ہے کہ بلاشبہ اور وہم رحمٰن محمد بن جاتا ہے۔'' اور دوسری عبارت کا معنی ہے: کہ ''بلاشبہ رحمٰن محمد ہے اور محمد رحمٰن اور کوئی شک نہیں کہ نتیجتاً دونوں ایک ہیں۔''

قارئین گرامی قدر! آنجہانی مرزا غلام قادیانی کی۔ یہ عبارتیں بار بار دیکھیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کا کفر ننگا ناچ رہا ہے اور دیکھئے۔ کس طرح اپنی خود ساختہ اور جھوٹی نبوت کے پرچار کے لئے قرآن وحدیث کی آب زلال سے زیادہ صاف وشفاف تعلیمات کو مسخ کرنے کی ناتمام وناکام کوشش کررہا ہے کہ خدا اور محمد ﷺ کے مابین امتیاز اور فرق کو ختم کر کے اپنے ساتھ جمیع قادیانیت کو جہنم میں دھکیل رہا ہے اور کفر والحاد کا رسہ اپنے اور قادیانیت کے گلے میں ڈال کر ''سائق وشھید'' کا کلی طور پر مصداق بن رہا ہے۔ پھر اس کی ڈھٹائی یہ کہ اسے ''اعجاز المسیح'' میں لکھ کر اپنا معجزہ کہہ رہا ہے۔

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی جملہ تصانیف کو دیکھا جائے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس بدبخت نے قرآن وحدیث کی تعلیمات اور احکام شرعیہ کو ایک بازیچۂ اطفال سے گئی گزری کھیل بنا کر مرزائی امت کو اس بھونڈے مشغلے

میں لگا دیا جسے قادیانی ذریت نے سوا صدی سے دنیا بھر میں الحاد وارتداد پھیلانے کے لئے کھیل کا میدان بنایا ہوا ہے۔ اس کھیل میں بالخصوص توحید ورسالت کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ اب آپ فیصلہ فرمائیں کیا اسی بے دینی وکفر کو اسلامی تعلیمات کہا جائے؟ کیا یہی آب حیات ہے جسے مرزائیوں کا نام نہاد ''خلیفۃ المسیح الخامس'' بھی اپنے بیانات وتقاریر اور لٹریچر کے ذریعے قادیانی ذریت کو پلا رہا ہے؟

''راقم الحروف'' کہتا ہے کہ مرزائیت اور مرزا قادیانی کی جملہ تصانیف اور تعلیمات ایک خاردار جنگل ہے جو اس میں گھستا ہے کھو کر رہ جاتا ہے اور اپنے دین وایمان کی ردا اور چادر تار تار کر دیتا ہے۔ اگر کوئی تھوڑی سمجھ رکھنے والا کسی کانٹے کی چبھن سے ٹیس محسوس کرتا ہے تو ''عالمی مجلس'' کے خدام اور محافظین ختم نبوت اس کی مرہم پٹی کے لئے قرآن وحدیث کا مستشفیٰ کھول کر بیٹھے ہیں جسے ضرورت ہے۔ اب اسی دنیا میں علاج کرالیں ورنہ جہنم کی وادی میں تمام جہنمیوں کا غسلین پلایا جائے گا۔ مرہم پٹی کا تصور مٹ جائے گا۔

کاش! قادیانی امت میں کوئی خوف خدا رکھنے والا ہوتا تو سب کو اس مستشفیٰ کی رہبری کرتا مگر یہاں تو قادیانی اینٹوں کا پورے کا پورا بھٹہ برباد ہے اور قرآن پاک کی آیت ''واما الذین فی قلوبھم مرض فزادتھم رجساً الیٰ رجسھم (توبہ:۱۲۵)'' ﴿اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے ان کی گندگی پر گندی بڑھا دی۔﴾ کے مطابق ان کا کفر وارتداد بڑھتا تو جاتا ہے مگر انہیں اس کے علاج کی فکر نہیں اور جس کا مرض ارتداد زیادہ ہوتا ہے۔ وہی ان کا امام اور نام نہاد خلیفہ بن جاتا ہے۔

مرزائیوں کے نام نہاد ''خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور'' نے ۲۰۰۸ء میں ''خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی'' کے موقع پر اپنی جماعت کے نام جو ناپاک ''پیغام'' لکھا۔ اس کے تین اقتباس یہاں درج کئے جاتے ہیں:

۱...... ''اللہ تعالیٰ نے وآخرین منھم کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا تاکہ اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو۔'' (پیغام ص۱، درخزائن ج۱۸)

۲...... ''قرآن کریم اور نبی اکرمﷺ کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا سامان خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔'' (حوالہ بالا)

۳...... ''سو اس زمانے میں نبی اکرمﷺ کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد ویگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا۔'' (پیغام ص۳، درخزائن ج۱۸)

ان تین حوالوں سے یہ نتائج ماخوذ ہوئے۔

۱...... مرزا کے آنے سے پہلے دنیا میں توحید کا بول بالا نہیں ہوا۔ مرزا نے آ کر کیا۔

۲...... قرآن وحدیث کے ارشادات سے پتہ چلتا ہے کہ اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام کا زمانہ مرزا کا زمانہ ہے۔

۳...... بذریعہ مرزا قادیانی پوری دنیا میں اشاعت وتبلیغ اسلام کے اسباب اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر رکھے

تھے جواب ظہور پذیر ہوئے۔

۴...... اسلام کی سچائی مرزا کے ذریعے ثابت ہوئی کسی اور کے ذریعے نہیں۔

۵...... توحید کا پرچار مرزا کے زمانہ میں ہوا پہلے نہیں۔

۶...... قلمی جہاد اور اسلام کا کام اور وہ بھی بہ ترقیٔ سائنس مرزا کے زمانہ میں منحصر ہے لیجئے! جناب! ہر کہ آمد عمارت نو ساخت“ کے تحت مرزائیوں کے ”پانچویں خلیفہ“ نے تو مرزا کو چار چاند لگا دیئے! اور مرزا قادیانی کی ”روحانی خزائن“ میں مرزا کی روح کو وہ جلا بخشی کہ شاید مرزا نے جہنم سے چیخ کر صدا کی ہوگی کہ ظالمو! نہ کرو۔ ”ظلمات بعضها فوق بعض“ مجھے تو پہلے سے چین میسر نہیں۔

پھر ستانے آگئے کس نے پتہ بتا دیا؟

ناظرین کرام! مرزا ملعون نے جو توحید کا پرچار کیا گزشتہ چند حوالہ جات سے آپ نے سمجھ لیا اور جس اسلام کی اس نے اشاعت کی وہ بھی پوری دنیا کے مسلمانوں اور ذی عقل وشعور انسانوں کو معلوم ہے کہ پوری دنیا نے ان پر کفر وارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ کیا یہی اشاعت اسلام ہے؟ مرزا قادیانی اور اس کے نام نہاد پانچویں خلیفہ کی مذکورہ عبارات کو دیکھنے سے یہ سمجھ میں آیا کہ مرزا سے قبل نہ کسی پیغمبر نے اور نہ کسی امام اور بزرگ نے توحید سمجھائی اور نہ اسلام کی اشاعت وتبلیغ کی (نعوذ باللہ مثل هذا الکفرو الهفوات والهذیان) گویا اللہ تعالیٰ کا ان انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کرنا اور انہیں آسمانی کتب عطا فرمانا اور ان کا تکلیفیں اٹھانا اور تبلیغ کرنا یہ سب کا سب عبث کام اور لغو کھیل تھا۔ خدارا۔ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ مسلمانو! اس فتنہ اور قادیانیت کے خاردار جنگل سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اور قریہ قریہ، شہر شہر اس کفر کو علی رؤس الاشہاد ننگا کر کے اپنے اور جمیع مسلمانوں کے ایمان کو بچاؤ۔

”ان اباهریرةؓ کان یمشی فی السوق ویقول اللّٰهم لاتدرکنی سنة ستین ولا امارة الصبیان“ (حاشیہ فتح الباری ج۱۳ص۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ بازار میں جاتے جاتے یوں دعا کرنے لگتے: ”اے اللہ مجھے ۶۰ھ کا زمانہ نہ آنے پائے اور نہ لونڈوں کی امارت کا۔“

امت کو تباہ کرنے والے لونڈوں میں یزید سرفہرست ہے:

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں: ”وفی هذا اشارة الی ان اول الاغلمیة کان فی سنة ستین وهو کذالك فان یزید استخلف فیها وبقی الی سنة اربع وستین فمات“ (حاشیہ فتح الباری ج۱۳ص۸)

اور حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان لونڈوں میں سب سے پہلا لونڈا ۶۰ھ میں برسر اقتدار آیا جو بالکل واقع کے مطابق ہے کیونکہ یزید اس ۶۰ھ میں بادشاہ بنا اور پھر ۶۴ھ تک زندہ رہ کر مر گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام!

مولانا شاہ عالم گورکھپوری!

مورخہ ۲۸ نومبر ۲۰۱۳ بروز جمعرات بعد نماز عشاء دہلی کے مشہور معروف مسلم علاقہ سنگم وہار کی بڑی مسجد فردوس مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت ساؤتھ دہلی کا اجلاس عام منعقد کیا گیا جس میں سنگم وہار، تغلق آباد، دیولی گاؤں، دکشن پوری وغیرہ سے بڑی تعداد میں ائمہ مساجد اور مسلمانوں نے شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت مجلس کے صدر جناب قاری ربیع الحسن صاحب مدرسہ زینت العلوم دکشن پوری نے کی جب کہ نظامت کے فرائض مجلس کے مبلغ مولانا محمد عارف قاسمی راجستھانی نے ادا کئے۔ امام مسجد فردوس کی تلاوت قرآن مجید سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

اجلاس کے خصوصی مہمان حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے اپنے تفصیلی بیان میں کہا کہ اس وقت مسلمانوں کے اردگرد سیاسی، سماجی اور مذہبی ہر طرح کے فتنے منڈلا رہے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے بھی مسلمانوں کی آزمائش طرح طرح سے ہوتی رہی ہے لیکن اللہ کے مخلص بندوں کو شیطان کبھی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اس وقت ضرورت ہے کہ دینی خدمات میں خلوص پیدا کیا جائے تاکہ ہمارا شمار بھی اللہ کے مخلص بندوں میں ہو۔ ان فتنوں میں قادیانیت نے مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچایا ہے اب سیاسی رنگ میں کادیانی، بی جے پی اور آر ایس ایس کا آلۂ کار بن کر راست طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور اُن میں انتشار پیدا کرنے میں لگے ہیں جو کام اسلام دشمن طاقتیں براہ راست نہیں کرپاتیں اس کام کو کادیانی لوگ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے نام پر انجام دے رہے ہیں مسلمانوں کو اس سے باخبر رہنے اور بچنے کی ضرورت ہے۔ قادیانیوں کا سب سے بڑا کام مسلمانوں کے اندر قرآن وحدیث سے ثابت شدہ عقائد واعمال میں تشکیک پیدا کرنا اور انتشار پیدا کرنا ہے۔ دہلی کے مختلف علاقوں سے اطلاع مل رہی ہے کہ لاہوری قادیانیوں اور قادیان کے قادیانیوں نے اپنے تحریف شدہ قرآن پاک کو مسلمانوں کی مساجد میں چوری چھپے رکھ دیتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ ترجمہ والا قرآن پاک قادیانیوں کا پڑھ رہے ہیں یا صحیح ترجمہ قرآن پڑھ رہے ہیں، قادیانی فتنہ کی اس خطرناک صورت حال نے ایک عجیب تشویش مسلمانوں میں پیدا کردی ہے۔ ترجمہ قرآن پڑھنے والوں کو چاہئے کہ وہ علماء سے رجوع کریں اور صحیح ترجمہ والا قرآن پڑھیں۔

اجلاس میں مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے نائب ڈائریکٹر مولانا محمد جنید رانچوی، مولانا شاہد انور بانکوی۔ مولانا محمد غانم سنگلی، مولانا عبدالستار، حاجی سلیم الدین سیفی، الحاج احسان علی سیفی، بھائی محمد حنیف، بھائی عبد الغفار جناب سراج صاحب انجینئر اور قرب وجوار کی مساجد کے تمام ائمہ ومتولیان مساجد نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کی دعاؤں پر شب ۱۰ بجے اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں!

عبدالعزیز انجم!

شیخ سعدیؒ نے کہا تھا کہ وہ دشمن جو بظاہر دوست ہو۔ اس کے دانتوں کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ یہ مقولہ قادیانیوں پر بالکل صادق آتا ہے جن کی سازشوں سے وطن عزیز کو ہر نازک موڑ پر بچھو کے ڈنگ کی طرح ڈسا گیا جس سے آج بھی پاکستان کا انگ انگ زخمی ہے۔ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ لیکن پھر بھی اپنے اصل موضوع کی طرف جانے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ اور حقائق کی روشنی میں قادیانیت کا چہرہ واضح کرتا جاؤں۔ مختصراً یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ قادیانیت محسن کائنات حضرت محمد ﷺ سے بغاوت کا نام ہے۔ ہندوستان میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان اور پاکستان میں چناب نگر (ربوہ) کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر حیفا میں ہے۔ قارئین کو یہ جان کر بہت حیرت ہوگی کہ اسرائیل میں کسی مذہبی مشن کو کام کرنے کی اجازت نہیں۔ لیکن قادیانیوں کو کھلی چھٹی ہے۔ یہاں نہ صرف ان کا مذہبی مشن مکمل سرکاری سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔ بلکہ سینکڑوں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں۔

مفکر پاکستان نے بہت ہی پہلے قادیانیت کے روپ میں سامراج کے خودکاشتہ پودے کو پہچان لیا تھا اور قادیانیوں کو قادیانیت اور یہودیت کا چربہ قرار دیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ وہ انہیں اسلام اور ملک کا غدار سمجھتے تھے۔ علامہ محمد اقبالؒ نے ۱۹۳۶ء میں پنجاب مسلم لیگ کی کونسل میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تجویز پاس کرائی اور مسلم لیگی امیدواروں سے حلفیہ تحریر لکھوائی تھی کہ وہ کامیاب ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لیے آئینی اداروں میں مہم چلائیں گے۔ اسی طرح بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح سے ۱۹۴۸ء میں کشمیر سے واپسی پر سوال کیا گیا کہ قادیانیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ تو انہوں نے فرمایا میری رائے وہی ہے جو علمائے کرام اور پوری امت کی رائے ہے۔ اس سے ظاہر ہے وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے تھے۔ اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں ۱۴۰ ارتنظیموں اور ملکوں کے نمائندوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن ہمیشہ سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔ جب قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔

قادیانیوں نے تشکیل پاکستان کی سخت مخالفت کی اور اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا۔ قادیانیوں کی سازش کی وجہ سے ہی پاکستان کو گرداسپور اور پٹھان کوٹ جیسے اہم دفاعی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جس سے بھارت کو کشمیر پر قبضے کے لئے راستہ مل گیا۔ اپنی عادت سے مجبور قادیانیوں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جس سے وہ وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہوں۔ ہفت روزہ تکبیر مارچ ۱۹۸۶ء کے مطابق مشہور سراغرساں جیمز سالمن ونسٹنٹ نے انکشاف کیا کہ شہید ملت لیاقت علی خان کو قتل کرنے والا ایک جرمن جیمز کنز ہے۔ اس کا نام قادیانی ہونے کے بعد عبدالشکور تھا۔ اس کو سر ظفر اللہ نے قادیانی بنایا تھا۔ ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ ۱۹۸۴ء میں

امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہونے پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے اس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ: ”احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔“ ملک کے اندر سیاسی ایوانوں اور بیورو کریسی میں قادیانیوں نے اپنے اثر و رسوخ سے بہت سی سازشیں کیں۔ طوالت کی وجہ سے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ ملک کے اندر پھیلی بدامنی میں بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہود و ہنود بھی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کی طاقت کو ختم کیا جائے اور قادیانیت جوان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ وہ یہ سب خدمات اپنے آقاؤں کے لئے سرانجام دے رہی ہے۔ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کیخلاف قادیانیوں نے بے شمار سازشیں کیں۔ یہاں پر قارئین کی آگاہی کے لئے صرف ایک ہی واقعہ کافی ہوگا۔ معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرہ آفاق کتاب ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم کے ص ۲۳ پر ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”معزز قارئین کو اس انتہائی افسوس ناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے لیے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کہوٹہ (ایٹمی پلانٹ) بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ میں صرف ایک اور واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے واقعات کا ذکر نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں۔“

لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا۔ انہوں نے بتلایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا: ”اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لیے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستانی ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا کہا کہ آپ ہمارے دعوئی کو نہیں جھٹلا سکتے۔ ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں۔ بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں، میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟۔ یہ کہہ کر وہ اٹھا۔ دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے۔ میں بھی اٹھ بیٹھا۔ ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے کر جا رہا ہے اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک سٹینڈ پر فٹ بال نما

کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا یہ ہے آپ کا اسلامی بم۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو۔ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟۔ میں نے کہا میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں۔ میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ جس میں بقول سی آئی اے کے، اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اچھا! تو یہ بات ہے۔

اسرائیل کے لئے پہلا ایٹم بم بنانے والے یہودی سائنسدان یوول نیمان کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام کے گہرے یارانے تھے۔ یوول نیمان کی سفارش پر تل ابیب کے میئر نے وہاں کے نیشنل میوزیم میں ڈاکٹر عبدالسلام کا مجسمہ یادگار کے طور پر رکھوایا۔ بھارت نے بھی اپنے ایٹمی دھماکے اسی مسلم دشمن سائنسدان یوول نیمان کے مشورے سے کئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام بھارت کے متعدد سائنسی تحقیقی اداروں کے ممبر بھی رہے اور اسی وفاداری کے صلہ میں بھارت کی بہت سی یونیورسٹیوں نے اس کو اعزازی ڈگریاں دیں۔ کیا اب بھی قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے۔ یہود و ہنود کی سرپرستی میں قادیانیوں کی سازشوں کی وجہ سے پاکستان کے ایٹمی اثاثے آج پھر ملک دشمن طاقتوں کی زد میں ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر کے ڈاکٹر دین محمد فریدی کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں نے ایٹمی پلانٹ گروٹ ضلع خوشاب کے ساتھ موضع عیئوں تحصیل نورپور میں ۹۰۵ کنال ۱۰ مرلے زمین خریدی ہے۔ یہ زمین ۲۰۱۱ء میں انتقال نمبر ۳۳۲۲، ۳۳۲۱، ۳۳۲۰، اور ۳۳۲۳ کے تحت ایک کروڑ چوبیس لاکھ پچاس ہزار سات سو روپے میں خریدی گئی۔ ۱۸۱۱۰ مرلہ یہ زمین کوڑیوں کے بھاؤ خریدی گئی ہے جس کی فی مرلہ قیمت 687.50 روپے بنتی ہے۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی نے مزید بتایا کہ جب یہ زمین خریدی گئی۔ اس وقت خوشاب میں تعینات ڈی پی او قادیانی تھا۔ جسے بعد ازاں ایک اور معاملے میں معطل کر دیا گیا۔ لیکن قادیانی لابی کا اثر و رسوخ دیکھئے کہ اس کو سزا یا او ایس ڈی کرنے کے بجائے اس کو پولیس میں ہی ایک اہم عہدہ سونپ دیا گیا۔ یہ ہم سب پاکستانیوں کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے اور حکمران طبقہ کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینا چاہئے۔ قادیانیوں کے اس اقدام سے تمام محب وطن پاکستانیوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ کیا یہ ارباب اختیار کی ذمہ داری نہیں کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کرائیں۔ آخر اس حساس ایٹمی پلانٹ کے قریب اتنی زیادہ زمین کس مقصد کے لئے خریدی گئی۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ یہودیوں کے ایجنٹ یہ قادیانی ایک بار پھر پاکستان دشمنی کی تاریخ دہرانا چاہتے ہوں؟ متعلقہ اداروں کا قومی فریضہ بنتا ہے کہ وہ اس کی مکمل تحقیقات کر کے حقائق قوم کے سامنے لائیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک کو ان سازشوں سے محفوظ رکھے اور یہ ملک دنیا کے نقشے پہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ آمین!

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کے مسلمان ہونے والی تقریب کا

آنکھوں دیکھا حال!

مولانا محمد اقبال!

۲۸ر نومبر ۲۰۱۳ء رات ۱۰ ربجے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں کا ایک اجلاس ہوا کہ صبح جمعۃ المبارک کے اجتماع میں سردار قیصر وسیم خان قیصرانی اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ تو راتوں رات یہ خبر پورے ضلع میں پھیل گئی۔ جوں ہی ۲۹ر نومبر کی صبح ہوئی مولانا قاری محمد رمضان آف ریتڑہ، قاری محمد اسلم الرٹ ہوگئے صبح کی نماز کے بعد تقریب کے پروگرام کے لئے محنت شروع ہوگئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا کو فون پر اطلاع دی گئی کہ سردار قیصر وسیم خان آج قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہونے کا اعلان کرنا چاہتے ہیں تو مولانا نے خوشی سے مبارک باد دی اور مولانا لاشاری کو جماعتی ہدایات جاری کیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ریتڑہ شہر میں ایک خوشی کا سماں پیدا ہوگیا۔ جوں جوں جمعہ کا وقت قریب ہوتا گیا انتظار کی گھڑیاں ختم ہوتی گئیں۔

مولانا امان اللہ کوٹ قیصرانی سے ایک جماعت کا قافلہ لے کر آئے۔ ڈیرہ غازیخان سے جمعیت العلماء اسلام کے رہنما مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا کامل مسعود اور شادن لنڈ کے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری اللہ وسایا بھی تشریف لائے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے امیر مولانا عبدالرحمٰن غفاری کی قیادت میں قاری حافظ محمد بلال اور ملک مفتی سعد کریم شریک ہوئے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کا صاحبزادہ مولانا ابوبکر تونسوی کی قیادت میں مولانا مفتی عبدالرحمٰن خالد ابن مولانا غلام فرید قیصرانی ٹبی قیصرانی والے اور جماعت ختم نبوت کے دیرینہ ساتھی امیر محمد بگٹی، جماعت ختم نبوت کے سابق مبلغ مولانا عبداللطیف بلوچ اور مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان سے راقم محمد اقبال مبلغ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان، جمعیت علماء اسلام کے بزرگ رہنما، مولانا عبدالغفور گورمانی اور علاقہ کے معززین قافلہ در قافلہ آتے رہے۔

ا ربجے دن سے ہی مرکزی جامع عیدگاہ ریتڑہ مسلمانوں سے بھر گئی۔ پہلی تقریر جناب مولانا قاری جمال عبدالناصر نے کی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس کاوش کو خراج تحسین پیش کیا اور سردار قیصر وسیم کو مسلمان ہونے پر مبارک باد پیش کی۔ مولانا امان اللہ کوٹ قیصرانی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی اور قرب قیامت کی علامات حدیث مبارکہ کی رو سے مفصل بیان کیا۔

مولانا عبدالعزیز لاشاری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ تمام پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ہے۔ اس جماعت کی بنیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رکھی تھی۔ ۱۹۹۵ء سے آج تک اس تحصیل تونسہ شریف میں ۹ رخاندان قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان کے قادیانیو:

''تم اس عرصہ میں ایک مسلمان پیش کرو جس کو تم نے قادیانی بنایا ہو۔ الحمدللہ! دنیا بھر میں قادیانیت اپنی موت آپ مر رہی ہے۔'' قیصر وسیم خان اور مولانا اللہ وسایا کی گفتگو جو ۱۲؍ستمبر ۲۰۱۱ء کو ہوئی تھی اس کی تفصیلات اجتماع کو بتائی۔ اس کے بعد قیصر وسیم قیصرانی نے بھرے اجتماع میں مولانا امان اللہ قیصرانی کے حوالے سے ایک حلف نامہ پڑھ کر عوام کو سنایا جس میں حضور پاک ﷺ کی ختم نبوت کا اقرار اور مرزا قادیانی کو کافر کہا اور ان کے ماننے والوں کو بھی کافر کہا اور اقرار کیا کہ میرا آئندہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جوں ہی یہ پورا حلف نامہ پڑھ کر اور عوام کو سنا کر فارغ ہوئے تو مولانا عبدالرحمٰن غفاری اور قاری محمد اسلم خطیب عیدگاہ ریتڑہ نے سردار صاحب کو سہرا پہنایا۔ سردار صاحب نے اس اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں مولانا اللہ وسایا ختم نبوت والے اور مولانا امان اللہ اور مولانا عبدالعزیز لاشاری کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی جماعت نے مجھے قادیانیت کے بارے میں سمجھایا اور رد قادیانیت پر کتابیں دیں۔ جن سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا ہوں۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد میں مسلمان ان کو مبارکباد دیتے ہوئے بغل گیر ہو گئے۔ سردار صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عوام نے مطالبہ کیا کہ اب سردار صاحب آپ پاک ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے اجتماعی دعا کریں۔ آخر میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس ہوئی جس میں تمام اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے سردار صاحب کو مسلمان ہونے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے خیر مقدم کیا۔ جمعیت العلماء اسلام اور تنظیم اہل سنت اور تمام دینی مذہبی جماعتوں کی طرف سے خیر مقدم کیا۔

پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قیصر وسیم نے کہا کہ سب سے پہلے جب قادیانی مسلمان ہونا چاہئے تو قادیانیت اور اسلام کی تحقیق کریں۔ سوچیں کہ حق کیا ہے اور سچ کیا ہے۔ قادیانی ایک کنواں کے مینڈک کی طرح ایک گھر اور ایک چاردیواری میں نہ رہیں۔ انسان باہر کی دنیا کو بھی دیکھے۔ معاشرہ پر نظر ڈالے۔ یہ جو سامنے اتنے عوام ہے۔ یہ سب قادیانیوں کو برا کیوں سمجھتے ہیں؟ کیا یہ سب لوگ کافر اور جہنمی ہیں۔ یا صرف ہم دس گھر مسلمان اور جنتی ہیں؟ یہی سوال میرے ذہن میں اکثر رہتا ہے۔

میں اپنے قادیانی خاندان سے اکثر جھگڑا کرتا رہتا تھا یار خدا کا خوف کرو۔ جب نبوت حضور پاک ﷺ پر ختم تو پھر جاری کیسے؟ پانی کی ٹوٹی ختم ہے تو پھر جاری کیسے۔ دیکھو پانی آ ہی نہیں رہا۔ جب ٹائم تھا۔ جاری تھی۔ اب جاری ہونے کا ٹائم ختم۔ نہیں جی جاری ہے۔ پانی نظر نہیں آرہا پھر بھی کوئی ضد اور ہٹ دھرمی سے کہے کہ نہیں جی جاری ہے۔ اس آدمی کو پاگل تو کہہ سکتے ہیں عقل مند نہیں۔

ہم لوگ اپنی بڑی چاردیواری اور سرداری میں رہتے تھے۔ میرے دل میں یہی شکوک وشبہات تھے۔ میں اپنے شہر کے مولانا امان اللہ قیصرانی کے پاس گیا۔ آپ مجھے مزید سمجھائیں۔ ورنہ مجھے آپ کسی سینئر عالم دین کے پاس بھیجیں۔ چنانچہ مولانا نے لاشاری صاحب کے ذریعہ ملتان کے مرکزی دفتر ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا کے پاس بھیجا۔ مولانا اللہ وسایا نے قادیانیت بارے میں مجھے سمجھایا اور خوب بریفنگ دی۔ مجھے رد قادیانیت پر کتابیں دی گئیں۔ ان کو میں نے پڑھا۔ پہلے ہم ایک ہی رخ دیکھتے تھے۔ جب دوسرا رخ سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ مرزا

قادیانی کی زبان، کتابوں، دعووں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ہم خاندانی طور پر قادیانی تھے۔ میرے پاس مرزا کی کتابیں تھیں۔

میں الحمدللہ! تعلیم یافتہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کبھی کہتا ہے کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ میں خود نبی ہوں۔ کبھی تشریعی، غیر تشریعی، مسیح، مجدد کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ سب دین اسلام نہیں ہوسکتا۔ پھر الحمدللہ! بہت لوگوں نے مجھے خواب میں خانہ کعبہ میں دیکھا۔ اسی سال ایک آدمی مولانا امان اللہ کے ساتھ حج پر گیا۔ اس نے آکر مجھے کہا کہ سردار صاحب میں نے آپ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے خواب میں دیکھا اور دوست عمرہ پر گیا تو اس نے بھی ایسا ہی خواب سنایا۔ اللہ پاک کو میں پسند آگیا۔ اللہ پاک نے مجھے اب قادیانیت کے کفر سے بچالیا۔

اب میں انشاءاللہ! اپنے بہن بھائی کو بھی تبلیغ کروں گا کہ وہ بھی میری طرح اچھی سوچ سوچیں۔ مارچ اپریل کے مہینہ میں اپنے رقبہ پر ختم نبوت کانفرنس رکھوں گا جس میں مولانا اللہ وسایا آئیں گے۔ میرے جو ہمسائے قادیانی ہیں۔ ان کو بھی دعوت دوں گا کہ آؤ ہماری بات سنو! میں بھی تو آپ کی طرح آخر ۴۵ سال قادیانی رہا۔ میں نے قادیانیت کیوں چھوڑی؟۔ میرا باپ دادا قادیانی تھا۔ ہمارے باپ دادا کو قادیانیوں نے چکر دیا۔ بے چارے سادہ لوگ تھے۔ تعلیم تھوڑی تھی۔ آپ جیسے مہربان علماء کرام ان کو ملتے اور سمجھاتے تو ممکن ہے وہ مسلمان ہوجاتے۔ ہمیں تو قادیانیت وراثت میں ملی۔ جس طرح کارکوٹھی ملی اسی طرح قادیانیت بھی مل گئی۔ اللہ پاک نے انسان کو عقل عطا کی ہے۔ قادیانی سوچیں، بار بار سوچیں اور مسلمان بن جائیں۔ اب میں انشاءاللہ عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ سب مسلمان میرے لئے دعا کریں۔ اللہ پاک مجھے استقامت بخشے۔ میں جب مرجاؤں تو آپ لوگ میرا جنازہ پڑھیں۔ تاکہ قیامت کے دن میں آپ لوگوں کے ساتھ اٹھوں۔

کل رات دس بجے میں مولانا لاشاری کے گھر گیا تو میں نے کہا کہ اب میں مسلمان ہوں اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ آپ اور یہ میرا ساتھی اور یہ ڈرائیور گواہ رہیں کہ صبح میں جمعہ کے اجتماع پر قادیانیت چھوڑنے کا اعلان کروں گا۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں۔ اگر میں ان سولہ گھنٹوں میں اعلان سے پہلے مرگیا تو آپ نے میرا جنازہ پڑھانا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ مجھے قادیانی سمجھ کر میرا جنازہ ہی نہ پڑھیں۔

پروگرام کے آخر میں عالمی مجلس ریتڑہ کے ساتھیوں نے دور دراز سے آئے ہوئے مہمانوں اور سردار صاحب کو ظہرانہ دیا۔ ریتڑہ قصبہ کی گلیاں لوگوں سے بھر گئیں اور سردار صاحب کو مبارکباد دے رہے تھے جو لوگ پہلے نفرت کرتے تھے۔ اب وہ بھائی بن کر سردار صاحب کو ملنا اپنے لئے سعادت سمجھنے لگے۔

قاری محمد اسلم خطیب عیدگاہ نے عالمی مجلس کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے ہمیں یہ مبارک پروگرام دے کر ریتڑہ کی عوام پر احسان کیا۔ حکیم عبدالرحیم جعفر، قاری عبدالخالق تونسہ شریف، مولانا محمد شریف حیدری، مولانا عبدالغفور سبحانی، شہزاد حنیف، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا عبدالقدوس چشتی، مولانا محمد اسحاق ساجد ڈیرہ غازیخان اور ملک بھر کے مسلمانوں نے فون پر مبارکبادی اور خوشی کا اظہار کیا۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ!

منظوم قرآنی دعائیں: صفحات:۵۶: تیس روپے سے زائد ڈاک ٹکٹ پر ادارہ القرآن جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی سے منگوایا جاسکتا ہے۔

حاجی محمد عمر الدین نے ان دعاؤں کو منظوم کیا۔ محترم مولانا محمد سلیم جلوی نے انہیں ترتیب دے کر خوبصورت کتابچہ کی شکل میں شائع کر کے افادہ عام کے لئے عام وتام کردیا۔ اچھا کاغذ، دیدہ زیب مگر سادہ ٹائٹل ہے۔

خاتم النبیینؐ: ترتیب: جناب ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی: صفحات:۲۲۲: قیمت: درج نہیں: ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز لاہور!

جناب ڈاکٹر لیاقت خان نیازی سابق بیوروکریٹ ہیں۔ حکومت کے متعدد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ پڑھنے لکھنے کا بہت عمدہ ذوق ہے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو علم نافع نصیب کیا ہے۔ متعدد دینی موضوعات پر آپ کی کتابیں ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت کو ہمہ جہت جدید پڑھے لکھے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کامیاب کوشش کی ہے۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے۔

تذکرہ وسوانح امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد: مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی: صفحات:۲۱۶: قیمت درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ خیبر پختونخواہ!

امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی سوانح پر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے قلم اٹھایا ہے۔ اور جانفشانی وعرق ریزی سے محبت وعقیدت کا حق ادا کردیا ہے۔ کتاب کے بارہ ابواب قائم کیے ہیں۔ پیدائش کے وصال تک کی پوری کہانی کی گویا فلم بندی کردی ہے۔ پڑھیں تو مولانا آزاد کی شخصیت آپ کی آنکھیں دیکھ کر شرف زیارت کا سا پرتو حاصل کریں۔ کاغذ، طباعت جلد بندی میں بہت ہی اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ پڑھیے اور پھر میری رائے کی اصابت کے گوراعادل بن جایئے۔

تحریک ختم نبوت منزل بمنزل جلد اول: ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی: صفحات:۴۲۶: قیمت:۳۵۰: اسٹاکسٹ ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہر گیٹ ملتان، کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار روڈ راولپنڈی

زیر تبصرہ کتاب میں ان علماء کرام اور مشائخ عظام کا عظیم الشان تذکرہ کیا گیا ہے۔ جنہوں نے براہ راست جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کو للکارا۔ مرزا قادیانی کو مناظرہ ومباہلہ کے چیلنج دیئے یا مرزا قادیانی نے انہیں مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا تو خم ٹھوک میدان عمل میں آئے اور مرزا قادیانی کی بولتی بند کرادی۔ ان علماء کرام میں دیوبندی وبریلوی، اہلحدیث اور شیعہ سب تھے۔ مرزا قادیانی کو للکارا۔ جن کی للکار

سے مرزا قادیانی کا پتہ پانی ہوگیا۔ ان کے اسماء گرامی درج ہیں۔ مولانا محمد، مولانا عبداللہ، مولانا اسماعیل علماء لدھیانہ، ابوحنیفہ دوران حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا قاضی کرم الدین دبیر (والد محترم مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال)، مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا غلام دستگیر قصوریؒ، مولانا محمد حسن فیضیؒ، مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ، مولانا نذیر حسین دہلویؒ، مولانا عبدالحکیم کلانوریؒ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مفتی غلام مرتضٰی میانوی، مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی۔ مذکورہ بالا کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر سے بھی دستیاب ہے۔

نقوش زندگی: خودنوشت سوانح مولانا عبدالمعبود: صفحات: ۲۶۴: قیمت: درج نہیں۔ ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ خیبر پختونخواہ!

بہت سارے حضرات اکابر کی یہ روایت بھی رہی ہے کہ وہ اپنے سوانح خود قلمبند کرادیتے ہیں تاکہ بعد میں مبالغہ آرائی سے بچا جائے۔ اور بات کا بتنگڑ نہ بنے۔ ان حضرات کی خودنوشت سوانح عمریاں آج ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب جو راولپنڈی میں ہوتے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان سے رفقاء نے درخواست کی، وہ مان گئے۔ تو یہ ان سوانح عمری ''نقوش زندگی'' کے نام پر معرض وجود میں آگئی۔ مولانا کی اس کتاب کی یہ خصوصیت ہے کہ تصنع وتکلف سے بالکل کوسوں دور ہے۔ بہت ہی سادہ آسان لفظوں میں اپنا فی الضمیر سمجھانے کے لئے اس کتاب کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ پڑھنا شروع کریں تو بس پڑھتے ہی جائیں۔

گل صد پارہ: مرتب: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی: صفحات: ۱۲۴: ملنے کا پتہ: سہ ماہی زیتون فضل کالونی بائی پاس روڈ، نیوادہ مردان!

رسالہ سہ ماہی ''الزیتون'' مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی نے نکالنے کا عزم بالجزم کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی تصنیف لطیف ''بنیاد کا پتھر'' پر جن دوستوں نے اظہار خیال کے لئے قلم اٹھایا۔ انہیں یکجا کر کے ''الزیتون'' سہ ماہی ''گل صد پارہ'' کے نام سے نمبر بنادیا۔ الزیتون کا تیل بھی ہے جو عرض کردیا گیا مزید کیا عرض کیا جائے؟

ملٹی پیتھی: مصنف: پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد خان بڈانی، شعبہ کیمسٹری، گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ لاہور: صفحات: ۲۲۰: قیمت: ۳۵۰ روپے:: ناشر و ملنے کا پتہ: مسعود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہاسپٹل، ۳۰۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور!

''ملٹی پیتھی'' (کثیر طریقہ علاج)، شعبہ کیمسٹری گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد بڈانی کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب دینی معلومات پر، دوسرے باب میں اہم نسخہ جات، تیسرے باب میں علاج بذریعہ نمکیات، چوتھے باب میں سبزیاں اور پھلوں کے ذریعے علاج کے طریقے، پانچویں باب میں معدنیات سے علاج، چھٹے باب میں رانگوں سے علاج، ساتویں باب میں مالش سے علاج، آٹھویں باب میں پانی سے علاج جبکہ آخری باب میں ایکوپریشر سے علاج کے نایاب نسخہ جات کو یکجا کردیا گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی دورے

۸؍محرم الحرام بعد نماز عشاء خانیوال کی جامع مسجد لال میں شہداء کربلا کے فضائل پر درس دیا۔ ۹؍محرم الحرام جامع مسجد المینار میں صبح کی نماز کے بعد۔ اور ظہر کی نماز سے پہلے جامعہ مالکیہ میں بنات اور خواتین میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ ۹؍محرم عشاء کے بعد جامعہ خالد بن ولید ٹیلیفون کالونی وہاڑی طلباء و اساتذہ سے خطاب کیا اور اس سے قبل جامع مسجد ختم نبوت گڑھ موڑ مغرب کے بعد درس دیا۔ ۱۰؍محرم مجلس وہاڑی کے امیر حافظ شبیر احمد سے وہاڑی میں اور مجلس حاصل پور کے امیر حاجی منیر احمد سے پرانا حاصل پور میں ملاقاتیں کیں۔ ۱۰؍محرم الحرام جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد رشیدیہ بخش خان میں دیا۔ بعد میں نماز عصر جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا بشیر احمد شاد سے جامع محمودیہ چشتیاں میں ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء مرکزیہ جامع مسجد جنڈ والا میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کیا۔ مولانا محمد قاسم رحمانی نے بھی خطاب کیا۔ ۱۱؍محرم الحرام گیارہ سے بارہ بجے تک بہاولنگر بار ایسوسی ایشن سے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء کارکنوں سے دفتر ختم نبوت بہاولنگر میں خطاب کیا۔ ۱۲؍محرم الحرام حاجی مشتاق احمد سمن آباد فیصل آباد کی دعوت پر اجلاس میں شرکت کی جس میں مولانا عبدالرشید غازی، حاجی محمد رفیق صابری، حافظ بشیر حسین، مولانا احمد حسن نے شرکت کی۔ پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسن شاہ صاحب، دامت برکاتہم کے ساتھ ملک پورہ میں مجلس ذکر میں شرکت کی۔ قبل ازیں پیر سید ناصر فاروق شاہ، سید خبیب احمد شاہ کی دعوت پر شفاخانہ سادات میں ان سے ملاقات کی۔ ۱۳؍محرم گوجرانوالہ کی مبارک مسجد سٹیلائٹ ٹاؤن بعد نماز مغرب، مدنی مسجد وحدت کالونی بعد نماز عشاء درس دیا۔

۱۴؍محرم الحرام کو قلعہ دیدار سنگھ میں مغرب کے بعد ترجمہ قرآن کی کلاس سے رفع و نزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا اور مقامی علماء کرام کو ختم نبوت کے تحفظ کی دعوت دی بعد نماز عشاء گوجرانوالہ میں خطاب کیا۔ ۱۵؍محرم الحرام صبح کے بعد جامع مسجد الفرقان ہاشمی کالونی میں درس دیا۔ جبکہ مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن حافظ نذیر احمد نقشبندی سے ان کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کی۔ بعد نماز عشاء جامعہ قاسمیہ میں مولانا قاری گلزار احمد قاسمی کی دعوت پر خطاب کیا۔ ۱۶؍محرم بھی بعد نماز صبح قاری صاحب کی دعوت پر جامعہ قاسمیہ میں خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد مہاجرین میں منعقدہ ایک اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز عشاء واڑہ عالم شاہ ملک وال میں جلسہ سے خطاب کیا۔ صدارت قاری عبدالواحد نے کی۔ اور مولانا محمد قاسم سیوطی کی رفاقت بھی حاصل رہی۔ ۱۷؍محرم کی صبح کی نماز صبح کے بعد شاری میں فضائل اہل بیت کے عنوان پر درس دیا۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ مرکزی جامع مسجد ملک وال میں دیا۔ ۱۸؍محرم فیروز وٹواں جامعہ اجمل المدارس میں منعقدہ ردقادیانیت کورس میں شرکت کی۔ ۱۹؍محرم بعد

نماز عشاء جامعہ امینیہ مانا والا میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں مولانا قاری محمد رمضان خطیب، اعظم شیخوپورہ اور مولانا ریاض احمد کی وصیت میں خطاب کیا۔ ۲۰ محرم بعد نماز فجر جامع مسجد پنواں میں مولانا عبدالرشید کی دعوت پر صبح کے بعد درس دیا۔ بعد نماز ظہر مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، قاضی فیض احمد، مولانا خبیب احمد، مولانا سعداللہ لدھیانوی سے ٹوبہ میں ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوریؒ جھنگ صدر میں بھائی محمد جمیلؒ کی یاد میں منعقدہ تعزیتی جلسہ سے خطاب کیا۔ صدارت مولانا غلام حسین نے کی۔ مولانا خبیب احمد ساتھ تھے۔

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی نے قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا

سردار قیصر وسیم خان قیصرانی تحصیل تونسہ شریف کی قوم قیصرانی بلوچ کی چیف فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس گھرانے کا ایک صدی سے پہلے ہی قادیانی گروہ سے تعلق چلا آرہا ہے۔ اس گھرانے کی ہماری علاقے میں ایک لمبی داستان ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی انتیس جنوری ۲۰۱۲ء کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سامنے مسلمان ہونے والے مشہور بیرسٹر سردار امام بخش قیصرانی کے چچازاد بھائی ہیں۔ موجودہ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی کے کزن ہیں۔ حلقہ ۲۴۰ میں کامیاب ہونے والی مسلم لیگی ایم پی اے محترمہ شموئنہ عنبرین قیصرانی کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی عرصہ تین سال سے ہی عالمی مجلس ختم نبوت کے ذمہ داران اور مقامی علماء کرام سے رابطے میں چلے آرہے ہیں۔ ۱۲ ستمبر ۲۰۱۱ء کو ملتان کے مرکزی دفتر ختم نبوت میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں مولانا اللہ وسایا نے سردار صاحب کو اڑھائی گھنٹے قادیانیت کے بارے میں بریفنگ دی۔ اس بریفنگ کی مکمل آڈیو تیار کی گئی جس کی تمام کارروائی ماہنامہ لولاک ملتان فروری ۲۰۱۲ء تا مئی ۲۰۱۲ء تک چار قسطوں میں چھپ چکی ہے بلکہ اب یہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی مشہور کتاب ”قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے“ ص ۲۵۷ تا ۲۹۶ پر شائع ہو چکی ہے۔ اسی عرصہ میں سردار صاحب مولانا عبدالعزیز لاشاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ شریف سے ملتے رہے۔ خود مولانا عبدالعزیز لاشاری بھی سردار صاحب سے رابطے میں رہے۔ علماء اولیاء سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کی ہدایت کیلئے دعائیں کرتے رہے۔

سردار صاحب نے اسی سال عید قربانی کے موقع پر اظہار کیا کہ اب میں مسلمان ہونے کا اعلان کرنا چاہتا ہوں مگر طے ہوا کہ مولانا امان اللہ کوٹ قیصرانی والے حج پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی پر ہی شیڈول تیار کیا جائے گا۔ سردار قیصر وسیم خان قیصرانی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور زمین دار پیشہ آدمی ہیں۔ اپنی قوم اور علاقہ میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے دل میں قادیانیت کے بارے میں زمانہ طالب علمی سے ہی شبہات موجود تھے۔ اللہ پاک نے انہیں رشتہ داری کے حوالے سے گورچانی خاندان سے جوڑا۔ گورچانی خاندان سیاست شرافت کے لحاظ سے اپنے علاقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ان سے رشتہ کے تعلق نے قادیانیت سے نفرت کا مادہ پیدا کر دیا۔

۱۲ ستمبر ۲۰۱۱ء کو مولانا اللہ وسایا کی بریفنگ نے سردار صاحب کے دل میں جتنے شبہات تھے ان کے متعلق سمجھا دیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے سردار صاحب کو رد قادیانیت کے بارے میں کافی کتابیں دی

گئیں تا کہ ان کے دل میں مکمل قادیانیت سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اس محنت اور تبلیغ کا یہ رزلٹ آیا کہ آج مورخہ ۲۰۱۳-۱۱-۲۹ جمعۃ المبارک کا دن سردار صاحب کے لئے مبارک بن کر آیا کہ انہوں نے قادیانیت چھوڑ کر مسلمانوں ہونے کا اعلان کر دیا۔

مرکزی عیدگاہ رتیڑہ میں مولانا عبدالرحمٰن غفاری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان مولانا عبدالعزیز لاشاری، تونسہ مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت مولانا قاری جمال عبدالناصر صاحب، مولانا امان اللہ صاحب، مولانا عبدالغفور گرمانی، قاری محمد رمضان رتیڑہ، قاری محمد اسلم، قاری عنایت اللہ مکانی، قاری کامل مسعود صاحب، مولانا ابوبکر تونسوی، مولانا غلام اکبر ثاقب، مفتی عبدالرحمٰن خالد، مولانا عبداللطیف بلوچ، مولانا غلام مصطفیٰ اشعری، قاری اللہ وسایا شادن لُنڈ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی پوری قیادت شامل تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سردار قیصر وسیم خان قیصرانی کا قادیانیت چھوڑ کر مسلمان ہونے پر خیر مقدم کرتی ہے۔ دعا ہے اللہ پاک سردار صاحب کو عقیدہ ختم نبوت پر قائم رکھے اور حضور پاک ﷺ کی غلامی میں رکھے۔

بیان حلفی

منکہ مسمی قیصر وسیم خان قیصرانی ولد سردار وسیم خان قیصرانی سکنہ کوٹ قیصرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان شناختی کارڈ نمبر 32103-8288197-5 خداوند قدوس کو حاضر و ناظر مانتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا کو دعویٰ نبوت میں دجال وکذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح ماننے والے قادیانی اور لاہوری گروپوں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ نیز میرا مسلمانوں کی طرح عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی حدیث کے مطابق قرب قیامت نازل ہوں گے۔ آئندہ میرا ان قادیانیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اللہ پاک مجھے دین اسلام اور عقیدہ ختم نبوت ﷺ پر استقامت عطا فرمائے۔ دستخط سردار قیصر وسیم خان قیصرانی!

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین و شہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظر عام پر!

- ★ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- ★ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق و باطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ★ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی و لاہوری کے لئے ''اتمام حجت'' ہے۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش و عرق ریزی سے تحقیق و تخریج سے آراستہ کر کے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کر دیا ہے۔ جو کہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ''اتمام حجت'' کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان
061- 4783486
0300-4304277